متاعِ زیست

آخری متفرق کلام

(حمدیہ، نعتیہ، مناقب، غزلیات، رباعیات)

از

پیر سیّد نصیر الدّین نصیرؔ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

پیر سیّد غلام نظام الدّین جامیؔ گیلانی قادری

سجادہ نشین دربارِ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

200 Net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

متاعِ زیست

آخری متفرق کلام

(حمدیہ، نعتیہ، مناقب، غزلیات، رباعیات)

از

پیر سیّد نصیر الدّین نصیر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

باایما

پیر سیّد غلام نظام الدین جامی گیلانی قادری
سجادہ نشین دربارِ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	متاعِ زیست
مصنف	:	پیر سیّد نصیر الدین نصیر گیلانی رحمتہ اللہ علیہ
اشاعت	:	بار دوم
کمپوزنگ و ڈیزائنگ	:	محمد دانش نجم
ناشر	:	مہریہ نصیریہ پبلشرز گولڑہ شریف
نگرانی طباعت	:	حاجی عبدالقیوم گولڑوی
مطبع	:	حمزہ پرویز پرنٹرز، راولپنڈی
تعداد	:	1100
ہدیہ	:	[redacted] پے
سن طباعت	:	جمادی الاوّل 1434ھ بمطابق مارچ 2013ء

ملنے کا پتہ

اندرونِ ملک: میاں جاوید اقبال: طلوعِ مہر آڈیو ویڈیو لائبریری، مکتبہ مہریہ نصیریہ درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف سیکٹر E-11 گولڑہ شریف اسلام آباد (فون 051-2106464) نیز: مکتبہ ضیاء القرآن، گنج بخش روڈ، لاہور

Marfat.com

حسنِ ترتیب

نُطقِ اوّل از محمد شاہ کھگہ

انتساب

نمبر شمار	کلام	صفحہ نمبر
1	حمد	01
2	نعت	05
3	مناقب	48
4	غزلیات	75
5	رباعیات	115

Marfat.com

بَباغ و راغ گُہر ہائے نغمہ می پاشم
گراں متاع و چہ ارزاں زِ کُند بازاری است

اقبالؔ

Marfat.com

نُطقِ اوّل

لِلّٰہ نگا ہے کن اے یارِ پری رُویم
گردید نصیرؔ تو دیوانہ و سودایی

شاعری ایک پاکیزہ وارفع فن ہے جو کہ ہر خاص وعام کے حصہ میں نہیں آتا، پانچویں صدی ہجری کے معتبر مصنف نظامی عروضی سمرقندی چہار مقالہ میں شاعر کی صفات کے بارے میں فرماتے ہیں: شاعر کو پاک سرشت، عظیم فکر، صحیح طبیعت، نیک فکراور باریک بین ہونا چاہیے وہ مختلف علوم میں کامل دسترس رکھتا ہواور رسومات میں عمدہ ہو، جس طرح شعر ہر علم میں استعمال ہوتا ہے اِسی طرح ہر علم شعر میں استعمال ہوتا ہے اور شاعر کو گفتگو کی محفل میں خوش گفتار ہونا چاہیے اور محافل میں ہنس مکھ اور ملنسار۔ اس کا شعر فصاحت وبلاغت کے اس درجے تک پہنچا ہونا چاہیے کہ زمانہ کے صفحہ پر لکھا جائے اور آزاد لوگوں کی زبانوں پر جاری ہو۔ لوگ اسے بیاضوں پر لکھیں اور بازاروں میں پڑھیں۔ اگر شعر اِس درجہ تک پہنچا ہوا نہ ہوتو وہ تاثیر سے محروم ہوگا اور وہ

Marfat.com

شعر اپنے مالک سے پہلے مر جاتا ہے اور جب اسے اپنی بقا میں کوئی اثر حاصل نہیں ہے، کسی دوسرے کے نام کی بقا میں کیا اثر حاصل ہوگا؟

شاعر اس وقت تک اس درجے تک نہیں پہنچتا جب تک کہ وہ جوانی کے آغاز میں اور جوانی کے زمانے میں متقدمین کے بیس ہزار اشعار یاد نہ کرے اور متاخرین کے دو ہزار اشعار آنکھوں کے سامنے سے نہ گزارے اور مسلسل اساتذہ کے دیوان پڑھے اور سیکھے کہ کلام کی باریکیوں اور پیچیدگیوں میں اُن کی آمد و رفت کس طرح رہی ہے تاکہ شعر کے طریقے اور اقسام اس کی طبیعت پر نقش ہو جائیں اور شعر کی اچھائی اور برائی اس کی عقل کے صحیفہ پر منقش ہو جائے۔

صوفیائے عظام اور اولیائے کرام کی ایک خاصی تعداد ہے جو کہ عمدہ و نفیس شاعری کرتے رہے ہیں اسی صف کی کڑی پیر سیّد نصیر الدین نصیر گیلانی گولڑویؒ بھی تھے۔ آپ قبلۂ عالم حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گیلانی گولڑویؒ کے پڑپوتے تھے جو کہ خود ایک بڑے عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے عظیم المرتبت شاعر تھے۔

سیّد نصیر گیلانی صاحبؒ مذکورہ بالا صفات کے حامل تھے۔ آپ بہ یک وقت عالم دین شاعر بے بدل اور ایک اچھے موسیقار بھی تھے۔ آپ کی شخصیت بارعب اور دبدبہ والی تھی۔ عصر حاضر کے مقبول ترین شاعر تھے۔ نصیر صاحبؒ کے شاعرانہ اسلوب میں فارسی، عربی الفاظ و تراکیب سے خصوصی رغبت کا اظہار کیا گیا ہے۔ آپ کی شہرت اردو دُنیا تک ہی محدود نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح تک ہے۔

Marfat.com

خیال و جذبہ کی عکاسی اور عمدہ اسلوب کی لطافت کی وجہ سے ایک ممتاز مقام کے حامل تھے۔ اس زمانۂ میں ایسی مثال اب کہیں نہیں ملتی۔ میں بڑے وثوق سے اور دعوے سے کہتا ہوں کہ حضرت پیر نصیر الدین نصیرؔ گیلانی جیسی شخصیت اب اس دُنیا میں کہیں نہیں ہے۔

خیال و خواب کی صورت بکھر گیا ماضی
وہ محفلیں ، نہ وہ قصے نہ اب وہ افسانے
بدل گئے ہیں تقاضے مزاجِ وقت کے ساتھ
نہ وہ شراب ، نہ ساقی نہ اب وہ میخانے

حضرت نصیر الدین علیہ الرحمتہ کی زیست کے آخری لمحات کا تخیل بڑا پختہ وارفع ہے۔ مختلف اصناف میں کہی گئی شاعری بے مثال ہے۔ حمد، نعت، منقبت، غزل اور رباعی پر مشتمل (متاعِ زیست) کے نام سے بڑا خوبصورت مجموعہ ہے۔

نصیرؔ گیلانی علیہ الرحمتہ بالخصوص نعت رسولِ مقبول ﷺ اور صنف غزل کے بادشاہ تھے۔ نعت میں ضخیم مجموعہ ''دیں ہمہ اوست'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں امام احمد رضا فاضل بریلویؒ کی چند نعتوں پر تضمین بھی لکھی ہے جس کا ایک بیدار مغز قاری ہی انصاف کر سکتا ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ سے والہانہ عشق اور محبت کی شدت کا اظہار بڑی عاجزی سے کیا گیا ہے اور آپ سے بڑی اُمیدیں وابستہ کیئے ہوئے ہیں۔ اشعار میں خوبصورت الفاظ کا چناؤ اور تکرارِ لفظی سے موسیقیت پیدا ہوتی ہے۔

لَو مدینے کی تجلی سے لگائے ہوئے ہیں
دل کو ہم مطلعِ انوار بنائے ہوئے ہیں
حاضر و ناظر و نور و بشر و غیب کو چھوڑ
شکر کر وہ ترے عیبوں کو چھپائے ہوئے ہیں
کیوں نہ پلڑا ترے اعمال کا بھاری ہو نصؔیر
اب تو میزان پہ سرکار بھی آئے ہوئے ہیں

حضرت سیّد نصیرالدین نصیر گیلانیؒ کو اپنے نانا سرورِ کائنات ﷺ سے شفاعت کا یقین ہے۔ یہ ہر صوفی کا تخیل مختلف ہے۔ علامہ اقبال حضورِ اکرم ﷺ سے اپنے اعمال کی وجہ سے شرمندہ ہیں اور بارگاہِ ایزدی میں عرض گزاری کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
ورحسابم را تو بینی نا گزیر
از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

لیکن نصؔیر صاحبؒ نعتیہ اشعار میں متعدد جگہ پر اِسی خیال کو پیش کرتے ہوئے مختلف انداز میں طبع آزمائی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

مجھ پہ محشر میں نصؔیر اُن کی نظر پڑ ہی گئی
کہنے والے اِسے کہتے ہیں ''خدا کا کرنا''

Marfat.com

علاوہ ازیں:

جو پل صراط پہ ہم پر بھی پڑ گئی وہ نظر
تو پھر نصیرؔ سمجھ لو کہ پار ہم بھی ہیں

اسی طرح ایک اور جگہ پر رقمطراز ہیں:

تجھ کو نصیرؔ اب کیا خوفِ دوزخ
پل پر کھڑا ہے خود کملی والا

کڑی دھوپ کے سفر میں نہیں کچھ نصیرؔ کو غم
ترے سایۂ کرم میں یہ غلام چل رہا ہے

مناقب کے حوالے سے سیّد نصیرؔ کو بڑا ملکہ حاصل تھا اس سے پہلے ''فیض نسبت'' کے نام سے مجموعہ مناقب چھپ چکا ہے۔ ''متاعِ زیست'' میں مناقب کی ترتیب کچھ اس طرح ہے۔ سب سے پہلے حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہؓ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، سیّدہ فاطمۃ الزہرہؓ، حضرت امام حسین علیہ السلامؑ، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور خواجہ گیسودرازؒ، سیّدہ عائشہ صدیقہؓ کی مدح، میری نظر میں اس سے پہلے نہیں گزری، سیّد نصیرؔ صاحب کی طبع آزمائی ملاحظہ ہو۔

ان کی عصمت کی ہیں آیاتِ برأت پہرہ دار
سورۂ النور تیغِ بے نیامِ عائشہؓ

Marfat.com

عائشہؓ کے اس شرف کو بھی ذرا ملحوظ رکھ
اپنے منہ سے مصطفیٰؐ لیتے تھے نام عائشہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تعریف بھی منفرد انداز میں پیش کرتے ہیں۔

منظر فضائے دہر میں سارا علیؑ کا ہے
جس سمت دیکھتا ہوں ، نظارا علی کا ہے
اے ارضِ پاک! تجھ کو مبارک کہ تیرے پاس
پرچم نبی کا ، چاند ستارا علیؑ کا ہے

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرآؓ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے۔

نہ پھیر آج مجھے اپنے در سے تو خالی
کہ تیرے بابا ہیں شاہوں کے شاہ یا زہرآؓ
بہ روزِ حشر نہ پرساں ہو جب کوئی اِس کا
ملے نصیؔر کو تیری پناہ یا زہرآؓ

نصیؔر گیلانی صاحب کو شاعری پر بڑی قدرت حاصل تھی، جس موضوع یا صنف پر طبع آزمائی فرماتے بہ طورِ احسن نبھاتے۔ اُردو ادب کے قدیم و جدید محاوروں کو استعمال کرتے تھے۔ لکھنؤ اور دہلی کا سا مزاج بھی آپ کی اُردو شاعری میں ملتا ہے۔ الفاظ کا چناؤ، صنائع بدائع کا استعمال اور محاوروں کو بڑی خوبی سے اپنے شعروں میں پروتے تھے۔

Marfat.com

دہلی اور لکھنؤ، زبان و ادب اُردو کے حوالے سے مشہور ہیں لیکن ان سے کہیں پہلے جنوبی ہند یعنی دکن میں اُردو شاعری کا آغاز ہوا۔ اُردو ادب کا پہلا صاحب دیوان شاعر محمد قلی قطب شاہ دکن کا قطب شاہی فرمانروا تھا۔ ولی دکن کا ایسا شاعر تھا جو دہلی میں اُردو غزل گوئی کے فروغ کا باعث بنا۔ جب دہلی کے فارسی گو شعراء نے دلکش اسلوب میں ولی دکنی کی خوبصورت غزلیں سنیں تو انہیں احساس ہوا کہ اُردو میں تخلیقی جوہر کا اظہار ہو سکتا ہے۔ یوں دہلی کی ادبی فضائیں اُردو غزل سے گونجنے لگیں۔ میر تقی میر، محمد رفیع سودا اور میر درد کی صورت میں غزل نے بے حد ترقی حاصل کی۔ ان کے بعد لکھنؤ میں آتش اور ناسخ نے نام کمایا اور پھر دہلی میں غالب، مومن، ذوق اور ظفر جیسے بڑے شاعر پیدا ہوئے۔ ان کے بعد حالی سے لے کر علامہ اقبال تک تابندہ اسماء کی کہکشاں ملتی ہے۔

پیر سیّد نصیر الدین نصیر صاحب کی غزل اساتذہ کی غزل محسوس ہوتی ہے۔ آپ کی شاعری میں لکھنوی اور دہلوی مزاج ملتا ہے، اور آپ کا دل عشق حقیقی کا آتش کدہ ہے۔ اشعار میں روانی، خوبصورت قافیے اور ردیفیں استعمال کرتے ہیں اگر مقطع کو نہ پڑھیں تو اساتذہ کا کلام محسوس ہوتا ہے۔

نہ تم آئے شب وعدہ ، پریشاں رات بھر رکھا
دیا اُمّید کا میں نے جلا کر تا سحر رکھا

Marfat.com

سنا ہے کھل گئے تھے ان کے گیسو سیر گلشن میں
صبا تیرا برا ہو تو نے مجھ کو بے خبر رکھا

نصیؔر صاحب کی خوبصورت غزل جو کہ فارسی اساتذہ کے تتبع میں کہی گئی ہے۔

سوئے گلشن وہ ترا گھر سے خراماں ہونا
سرو کا جھومنا ، غنچوں کا غزل خواں ہونا
خوبرو گرچہ ہوئے اور بھی لاکھوں لیکن
تجھ سے مخصوص رہا خسروِ خوباں ہونا
یہ تو اندر کا مرے درد ہے ، دکھ ہے ، غم ہے
میرے رونے پہ کہیں تم نہ پریشاں ہونا

حضرت امیر خسروؒ کے تتبع میں خوبصورت تخیل ملاحظہ ہو:

لُوٹے ہے دل والوں کو رنگِ ترکانہ تیرا
دُنیا دیوانی تیری ، عالم دیوانہ تیرا
پیتے ہیں قسمت والے ساقی پیمانہ تیرا
رندوں کی جائے سجدہ ، بابِ میخانہ تیرا

عمر خیام کی طرح نصیر صاحب، شراب، ناب، ساقی، پیمانہ اور میخانہ کے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں نصیؔر صاحب کی رُباعیات بھی خیام کی رُباعیاں محسوس ہوتی ہیں۔

میرے ساقی ہو عطا مجھ کو بھی پیمانے سے

فیض پاتا ہے زمانہ ترے میخانے سے
رند کے ظرف پہ ساقی کی نظر رہتی ہے
اسے چلو سے پلا دی ، اسے پیمانے سے
بے سہارا ہوں ، بوڑھاپے میں کہاں جاؤں نصیؔر
اب جنازہ ہی اُٹھے گا مرا میخانے سے

علاوہ ازیں:

گزر جائے ہماری عمر پیمانے کے چکّر میں
خدا مشغول رکھے ان کو میخانے کے چکّر میں
کہاں واعظ کہاں یہ منہ اندھیرے قصدِ میخانہ
یہ حضرت بھی ہیں شاید پینے پلوانے کے چکّر میں

نصیر صاحب کو صنف رُباعی پر بڑا ملکہ حاصل ہے۔ رُباعی بڑی پیچیدہ اور مشکل صنف ہے جس کو احسن طور پر نبھانا ہر خواص وعوام کا کام نہیں ہے۔ حضرت صاحبؒ کا کبھی متصوفانہ فارسی رباعیات، کبھی قرآن وحدیث کے مختلف موضوعات پر اُردو رُباعیات اور کبھی عبدالقادر بیدلؔ کی ردیف پر اور کبھی خیام کی رُباعیات کی طرح شراب ومستی سے بھری رُباعیات لکھنا کمال ہے۔

بادہ نہیں ، رنگینی ہستی بھر دے
میرے لیے مہنگی ہو کہ سستی بھر دے

Marfat.com

کافی ہے مجھے مست نگاہی ساقی
پیمانے میں مسکرا کے مستی بھر دے

ساقی ہمیں سوگند ہے میخانے کی
دھن رہتی ہے ہر آن یہاں آنے کی
لٹ جاتے ہیں گردش پہ بصیرت والے
واعظ کو خبر کیا ترے پیمانے کی

اس کے علاوہ:

ساقی کی ادا میں بانکپن ہوتا ہے
میخانہ ہی رندوں کا وطن ہوتا ہے
زاہد! یہاں ٹوٹے ہوئے دل جڑتے ہیں
ہر جام یہاں توبہ شکن ہوتا ہے

از:

پروفیسر محمد شاہ کھگہ
گورنمنٹ کالج ننکانہ صاحب

Marfat.com

اِنتساب

اندرون و بیرونِ ملک ان تمام اربابِ وفا و نیاز کے نام، جو قبلہٴ پیر جیؒ کی یادوں سے اپنے سینے سجائے بیٹھے ہیں، اور جن کے مسلسل اصرار نے باقیاتِ نصیر کی طباعت کو یقینی بنایا۔

زباں زباں پہ ہے دن رات داستاں تیری
نظر سے دُور سہی ، اپنے درمیاں تو ہے

نصیرؔ

حمد

Marfat.com

پھر مانگ پھر مانگ

تُو رب کا بندہَ ہے پھر مانگ پھر مانگ
رب تیرا داتا ہے ، پھر مانگ پھر مانگ
اِس در سے مانگا ہے کُل انبیا نے
اصحاب و اولادِ خیر الورٰی نے
شاہ و گدا اور سب اولیا نے
تُو سوچتا کیا ہے ، پھر مانگ پھر مانگ
محدود ہیں گرچہ تیرے وسائل
لاتَقْنَطُوا کا اگر ہے تُو قائل
مایوس مت بیٹھ گھبرا نہ سائل
یہ در ہمارا ہے ، پھر مانگ پھر مانگ
غیرت بڑی شے ہے اے عبدِ رسوا
در در پہ مت جا مرے در کا ہوجا

Marfat.com

غیروں کے احسان کب تک گوارا
کیوں مجھ کو بُھولا ہے ، پھر مانگ پھر مانگ

ہر آن دیتی ہے رحمت صدائیں
میں تیرا مالک ہوں کر التجائیں
ہم نے تو کیں غیر پر بھی عطائیں
تُو پھر بھی اپنا ہے ، پھر مانگ پھر مانگ

ہیں سب کے سب جنّ و انسان بندے
وہ میزباں ، اُس کے مہمان بندے
کچھ اپنی اوقات پہچان بندے
تُو اُس کا منگتا ہے ، پھر مانگ پھر مانگ

ہے اُس کی تخلیق ساری خدائی
زیبا اُسی کو ہے حاجت روائی
شایاں اُسی کے ہے مشکل کشائی
وہ سب کو دیتا ہے ، پھر مانگ پھر مانگ

دنیائے دُوں کا کہاں تک یہ دھندا
کب تک گلے میں یہ لالچ کا پھندا
بن جا بس اپنے ہی مالک کا بندہ
وہ تیرا مولیٰ ہے ، پھر مانگ پھر مانگ

Marfat.com

جس نے کیا ساری دنیا کو پیدا
ہے ذات جس کی دو عالم میں یکتا
باگریہ و آہ سجدے میں گر جا
وہ سب کی سُنتا ہے ، پھر مانگ پھر مانگ

لا کہہ کے اب توڑ بُت ماسوا کے
ایماں بچا رمزِ اِلّا کو پا کے
اب دیکھتا کیا ہے بندے خدا کے
دینے پہ آیا ہے ، پھر مانگ پھر مانگ

دامن کو پھیلا کے بن التجائی
کب تک یہ خاموشی یہ بے صدائی
کچھ تو نصیؔر آج کر لب کشائی
گُم صُم کھڑا کیا ہے ، پھر مانگ پھر مانگ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

ہر کہ عشقِ مصطفیٰ سامانِ اُوست
بحر و بر در گوشۂ دامانِ اُوست

سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز اپنا
اِس نام سے ہے باقی نام و نشان ہمارا

اقبالؔ

نعت

Marfat.com

کشتیاں اپنی کنارے پہ لگائے ہوئے ہیں
کیا وہ ڈوبیں ، جو محمدؐ کے ترائے ہوئے ہیں

اشک آنکھوں میں تو ہونٹوں پہ درود اور سلام
اُن کے عشّاق بھی کیا رنگ جمائے ہوئے ہیں

اُن کا دل کیوں نہ بنے روکشِ طورِ سینا
جالیاں اُن کی جو سینے سے لگائے ہوئے ہیں

جلوہَ فرما وہ ہوئے کیا بمقامِ محمود
ساری اُمّت کی نگاہوں میں سمائے ہوئے ہیں

کاش دیوانہ بنا لیں وہ ہمیں بھی اپنا
ایک دُنیا کو جو دیوانہ بنائے ہوئے ہیں

قبر کی نیند سے اُٹھنا کوئی آسان نہ تھا
ہم تو محشر میں اُنہیں دیکھنے آئے ہوئے ہیں

ورفعنا لک ذکرک کا تصور لے کر
ہم نظر گنبدِ خضریٰ پہ جمائے ہوئے ہیں

Marfat.com

بوسۂ در سے اِنہیں اب تو نہ روک اے درباں
خود نہیں آئے ، یہ مہمان بلائے ہوئے ہیں
حاضر و ناظر و نور و بشر و غیب کو چھوڑ
شکر کر وہ تیرے عیبوں کو چھپائے ہوئے ہیں
نام آنے سے ابوبکرؓ و عمرؓ کا لب پر
تُو بگڑتا ہے ، وہ پہلو میں سلائے ہوئے ہیں
ہے نصیؔر اُنس کا گہوارہ مدینے کی زمیں
ایسا لگتا ہے کہ اپنے ہی گھر میں آئے ہوئے ہیں

☆☆☆☆☆

Marfat.com

لَحَدَ میں وہ صورت دکھائی گئی ہے
مری سوئی قسمت جگائی گئی ہے
نہیں تھا کسی کو جو منظر پہ لانا
تو کیوں بزمِ عالم سجائی گئی ہے
صبا سے نہ کی جائے کیوں کر محبّت
بہت اُن کے کوچے میں آئی گئی ہے
وہاں تھی فدا مصر میں اک زُلیخا
یہاں صدقے ساری خدائی گئی ہے
یہ کیا کم سَنَدَ ہے مری مَغفِرت کی
ترے در سے میت اُٹھائی گئی ہے
گنہگار اُمّت پہ رحمت کی دولت
سرِ حشر کُھل کر لُٹائی گئی ہے
شرابِ طُہُور اُن کے دستِ کرم سے
سرِ حوضِ کوثر پلائی گئی ہے

Marfat.com

بہت شاد ہیں قبر میں اہل نسبت
نبیؐ کی زیارت کرائی گئی ہے
کسے تابِ نظّارہ جالی کے آگے
نظر احتراماً جُھکائی گئی ہے
لحَدَ سے نصؔیر اب چلو تم بھی اُٹھ کر
اُنہیں دیکھنے کو خدائی گئی ہے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

لَو مدینے کی تجلّی سے لگائے ہوئے ہیں
دل کو ہم مطلعِ انوار بنائے ہوئے ہیں

اک جھلک آج دکھا گنبدِ خضرٰی کے مکین
کچھ بھی ہیں ، دُور سے دیدار کو آئے ہوئے ہیں

سر پہ رکھ دیجئے ذرا دستِ تسلّی آقا
غم کے مارے ہیں ، زمانے کی ستائے ہوئے ہیں

نام کس منہ سے ترا لیں کہ ترے کہلاتے
تیری نسبت کے تقاضوں کو بُھلائے ہوئے ہیں

گھٹ گیا ہے تری تعلیم سے رشتہ اپنا
غیر کے ساتھ رہ و رسم بڑھائے ہوئے ہیں

شرمِ عصیاں سے نہیں سامنے جایا جاتا
یہ بھی کیا کم ہے ، ترے شہر میں آئے ہوئے ہیں

تری نسبت ہی تو ہے جس کی بدولت ہم لوگ
کفر کے دور میں ایمان بچائے ہوئے ہیں

Marfat.com

کاش دیوانہ بنا لیں وُہ ہمیں بھی اپنا
ایک دنیا کو جو دیوانہ بنائے ہوئے ہیں
اللہ اللہ مدینے پہ یہ جلووں کی پھُوار
بارشِ نور میں سب لوگ نہائے ہوئے ہیں
کیوں نہ پلڑا تیرے اعمال کا بھاری ہو نصیرؔ
اب تو میزان پہ سرکار بھی آئے ہوئے ہیں

☆☆☆☆☆

Marfat.com

❁

اِک میں ہی نہیں اُس پر قربان زمانہ ہے
جو ربِّ دو عالم کا محبوب یگانہ ہے

کل جس نے ہمیں پُل سے خود پار لگانا ہے
زہرہؓ کا وہ بابا ہے سبطینؓ کا نانا ہے

اُس ہاشمی دُولہا پر کونین کو میں واروں
جو حُسن و شمائل میں یکتائے زمانہ ہے

عزّت سے نہ مر جائیں کیوں نامِ محمد پر
ہم نے کسی دن یوں بھی دُنیا سے تو جانا ہے

آؤ درِ زہرہؓ پر پھیلائے ہوئے دامن
ہے نسل کریموں کی لجپال گھرانہ ہے

ہوں شاہ مدینہ کی میں پشت پناہی میں
کیا اِس کی مجھے پروا دشمن جو زمانہ ہے

یہ کہہ کے درِ حق سے لی موت میں کچھ مہلت
میلاد کی آمد ہے محفل کو سجانا ہے

Marfat.com

قربان اُس آقا پر کل حشر کے دن جس نے
اِس اُمّت عاصی کو کملی میں چھپانا ہے
سو بار اگر توبہ ٹوٹی بھی تو حیرت کیا
بخشش کی روایت میں توبہ تو بہانہ ہے
ہر وقت وہ ہیں میری دُنیائے تصور میں
اے شوق کہیں اب تو آنا ہے نہ جانا ہے
پُر نُور سی راہیں ہیں گنبد پہ نگاہیں ہیں
جلوے بھی انوکھے ہیں منظر بھی سُہانا ہے
ہم کیوں نہ کہیں اُن سے رُو دادِ الم اپنی
جب اُن کا کہا خود بھی اللہ نے مانا ہے
محرومِ کرم اِس کو رکھیئے نہ سرِ محشر
جیسا ہے نصیرؔ آخر سائل تو پُرانا ہے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

ماہِ مدینہ ، وہ شاہِ والا
ہے جس کے دَم سے جگ میں اُجالا
سب کا مُعلّم ایسا اِک اُمّیؐ
اُستاد جس کا خود حق تعالیٰ
اُمت میں جس کی ٹھہرا برابر
ادنیٰ سے ادنیٰ ، اعلیٰ سے اعلیٰ
ضرب سے توحید کی جس نے توڑا
شرکِ جلی کا مضبوط تالا
روتے ہوؤں کو جس نے ہنسایا
گرتے ہوؤں کو جس نے سنبھالا
جس کو عُمرؓ نے بس دے دیا دل
جانچا نہ پرکھا دیکھا نہ بھالا
پیوستہ باہم محرابِ ابرو
وہ گردِ عارض زلفوں کا ہالا

Marfat.com

ہر لمحہ جس کا اُولیٰ سے اَولیٰ
ہر آن میں جو بالا سے بالا
دیکھا نہ اب تک چشمِ فلک نے
ایسا انوکھا ، ایسا نرالا
قربان مَیں اُس ہادی کے ، جس نے
بھٹکے ہوؤں کو رستے پہ ڈالا
ایمان و تقویٰ معیارِ عزّت
وجہِ فضیلت گورا نہ کالا
جاں ہا نثارت ، دل ہا فدایت
صاحب کمالا ، شیریں مقالا
پُر کن ز نعمت کشکولِ سائل
مِسکیں نوازا ، دریا نوالا
اُس شاہ کا مَیں ادنیٰ گدا ہوں
عالم میں جس کا ، ہے بول بالا
کُنجِ لحد ہو پُل ہو کہ میزاں
ہر جا چلے گا تیرا حوالا

Marfat.com

جس کو ڈبویا موجِ الم نے
ٹھوکر سے تُو نے اُس کو اُچھالا
تیرا بُلایا ، مقبولِ داوَر
مردُودِ یزداں ، تیرا نکالا
شو محوِ مدحِ زَہرا و آلش
لب را بہ ذکرِ فاسق مَیالا
پانی کے ہوتے پانی کو ترسا
دلبندِ زَہرا نازوں کا پالا
درباں جو اُلجھا بابِ نبی پر
اُس نے کہا قُم ! میں نے کہا ! لا
تجھ کو نصیؔر اب کیا خوفِ دوزخ
پُل پر کھڑا ہے خود کملی والا

☆☆☆☆☆

کہتے ہیں یہ زائر سے ایوان مدینے کے
سُلطانوں کے سُلطاں ہیں، سُلطان مدینے کے

تہذیب نرالی ہے ، تہذیب مدینے کی
انسان انوکھے ہیں ، انسان مدینے کے

اِس ارضِ مُقدس پر اِترا کے نہ چلا اِتنا
آداب ارے کچھ تو پہچان مدینے کے

احرام زیارت کا تُو باندھ تو لے پہلے
ہوجائیں گے خود رستے آسان مدینے کے

آ جاؤں کسی صورت نسبت کے تسلسُل میں
درباں ہی مجھے رکھ لیں ، دربان مدینے کے

اَب لَوٹ کے کیا جائیں شہرِ شہِ بطحیٰ سے
اِس فکر میں بیٹھے ہیں مہمان مدینے کے

یا ربّ مَیں کسی حیلے پہنچوں درِ رحمت پر
لے کر ہی نہ مر جاؤں ارمان مدینے کے

دل میں ہو بندھی جیسے اِک آس شفاعت کی
ہیں اُمّتِ عاصی پر احسان مدینے کے

ہر حکمِ نبی سمجھو تا شامِ ابد نافذ
تنسیخ سے بالا ہیں فرمان مدینے کے

کچھ پاس نہ ہو جس کو آدابِ رسالت کا
اُس شخص سے افضل ہیں حیوان مدینے کے

حاضر ہے نصیؔر آقا ! کچھ بھیک عنایت ہو
صدقے ترے گنبد پر ، قربان مدینے کے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

ہو جاتے ہیں خود رستے ہموار مدینے کے
بُلواتے ہیں جب شاہِ ابرار مدینے کے

کیوں کر نہ فلک کو بھی اِس شہر پہ رشک آئے
بستے ہیں مدینے میں مختار مدینے کے

آنکھوں کو عطا ہو گا سرمایۂ بینائی
بخشیں گے جلا دِل کو انوار مدینے کے

برسوں کی عبادت کا حاصل ہے ہر اک لمحہ
سو سال پہ بھاری ہیں ، دن چار مدینے کے

اِس دورِ مقدس کی یادوں کے تصور میں
دیکھیں گے ذرا چل کر بازار مدینے کے

اے بختِ رسا خوش ہو ! بخشش کی گھڑی آئی
وہ دیکھ ! نظر آئے مینار مدینے کے

بہتر ہے کسی گُل سے کانٹا رہِ طیبہ کا
جنت سے حسیں تر ہیں گلزار مدینے کے

Marfat.com

اپنوں کا مُقدر ہے عرفان کی یہ دولت
غیروں پہ نہیں کھلتے اسرار مدینے کے

تم لاکھ مٹا ڈالو دھرتی سے انہیں ، لیکن
محفوظ ہیں ذہنوں میں آثار مدینے کے

آقا کی ثناؤں میں کٹ جائے سفر اچھا
مل جائیں اگر ساتھی دو چار مدینے کے

اے دیوِ ہوس ! مجھ پر کیا زور چلے تیرا
رہتے ہیں مرے دل میں دلدار مدینے کے

پھر اُس کو نہیں رہتی حسرت کسی منظر کی
ہو جائیں جسے حاصل دیدار مدینے کے

ہے طرفہ مزاج اِن کا ، دیدار علاج اِن کا
عیسیٰ سے نہ اچھے ہوں ، بیمار مدینے کے

یہ آبِ نجَس اُٹھوا ، یہ جام و سُبو لے جا
پیتے ہیں مدینے کی ، میخوار مدینے کے

اِس آس پہ بیٹھا ہوں مدّت سے نصیؔر اب تک
شاید کبھی بلوالیں سرکار مدینے کے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

❁

دیکھیں شہِ بطحیٰ جو عنایت کی نظر سے
کیا کیا نہ ٹلیں آئی بلائیں مرے سر سے
صدقے تری اس شانِ کریمی کے میں آقا
محروم نہ لوٹا کوئی سائل ترے در سے
ہے علم ترا بعدِ خدا خَلق پہ حاوی
بچ کر کوئی جائے گا کہاں تیری نظر سے
اصحاب پہ روشن تھی تری شرک سے نفرت
سجدہ نہ کیا تجھ کو کسی نے اسی ڈر سے
اِک وہ کہ رہا جن کو ترا دور میسّر
اِک ہم کہ ترے لمحۂ دیدار کو ترسے
خوشبو میں بسی رہتی تھیں پہروں وہ فضائیں
اِک بار گزرتے تھے وہ جس راہ گزر سے
جس در کا ہوں پہنے ہوئے میں طوقِ غلامی
اُٹھّے تو جنازہ بھی الٰہی اُسی در سے

Marfat.com

بغداد و نجف کربل و مشہد ہو کہ اجمیر
کیا سلسلۂ فیض چلا ہے ترے گھر سے
کیا عرضِ تمنّا کروں ہنگامِ حُضوری
مخفی نہیں کُچھ بھی شہِ والا کی نظر سے
جو بات زباں پر نہیں لائی گئی اب تک
ہو جائے نہ کیوں آج یہاں دیدۂ تر سے
محشر میں نصیؔر آئے ہیں وہ بحرِ شفاعت
ممکن نہیں اب ابرِ عطا کُھل کے نہ برسے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

کون ہو مسند نشیں خاکِ مدینہ چھوڑ کر
خلد دیکھے کون، کُوئے شاہِ بطحیٰ چھوڑ کر

دل کی بستی اور ارمانوں کی دُنیا چھوڑ کر
ہائے کیوں لَوٹے تھے ہم شہرِ مدینہ چھوڑ کر

گھر سے پہنچے اُن کے روضے پر تو ہم کو یوں لگا
جیسے آ نکلے کوئی گلشن میں ، صحرا چھوڑ کر

کون نظروں پر چڑھے حُسنِ حقیقت کے سوا
کس کا منہ دیکھیں ہم اُن کا رُوئے زیبا چھوڑ کر

اللہ اللہ آمدِ سلطانِ اِنس و جاں کی شان
اِک طرف قُدسی بھی ہو جاتے تھے ، رستہ چھوڑ کر

مصطفیٰ جنّت میں جائیں گے نہ اُمت کے بغیر
جا نہیں سکتا کبھی تنکوں کو دریا چھوڑ کر

تھی نہ چاہت دل میں زَہراؓ کے دلاروں کی اگر
کیوں اُترتے تھے نبیؐ ، منبر سے خطبہ چھوڑ کر

Marfat.com

رہروانِ راہِ حق تھے اور بھی لاکھوں ، مگر
کوئی منزل پر نہ پہنچا ، اِبن زَہراؑ ''چھوڑ کر''
اُن صحابہ کے اِس اندازِ قناعت پر سلام
اُن کی چوکھٹ پر جو آ بیٹھے تھے ، کیا کیا چھوڑ کر
وہ ازل سے میرے آقا ، مَیں غلام ابنِ غلام
کیوں کسی کے در پہ جاؤں ، اُن کا صدقہ چھوڑ کر
خوانِ شاہی کی ہوس رکھتے نہیں اُن کے گدا
کیوں اُدھر لپکیں ، وہ اِن ٹکڑوں کا چسکا چھوڑ کر
وہ سلامت اور اُن کا در سلامت تا ابد
کیوں پھریں در در ، ہم اُس کوچے کا پھیرا چھوڑ کر
میں کہاں گھوموں ، کہاں ٹھہروں ، کسے دیکھا کروں
اُن کی گلیاں ، اُن کی جالی ، اُن کا روضہ چھوڑ کر
اتّفاقاً گر چلے جاتے وہ ساحل پر کبھی
مچھلیاں آتیں قدم لینے کو ، دریا چھوڑ کر
ذہن ، میں رکھیئے وہ ارشادِ نبیؐ وقتِ وصال
جا رہا ہوں سنّت و قرآں کو یکجا چھوڑ کر

Marfat.com

اے مسلماں ! ہے یہی حکمِ خدا و مصطفیٰؐ
فکر عُقبیٰ کر ہمیشہ ، فکرِ دنیا چھوڑ کر
پوچھنے پھر کون آئے گا نصیؔر اُن کے سوا
جب لَحَد میں تجھ کو سب لوٹیں گے تنہا چھوڑ کر

☆☆☆☆☆

Marfat.com

❁

اِسی کے آستاں کو عاصیوں کا مُستَقرَ رکھّا
خدائے پاک نے تاجِ شفاعت جس کے سر رکھّا
تصور میں مرے شام و سحر رہتی ہے وہ صورت
جسے خود خالقِ صورت نے بھی پیشِ نظر رکھّا
محمد نام پوتے کا کیا تجویز دادا نے
لقب خَیرُ الاُمم نے آپ کا خیرُ البشر رکھّا
خدا کے فضل پیہم سے نہیں ہے اُن سے کُچھ مخفی
اِسی نکتے نے مجھ کو بے نیازِ نامہ بر رکھّا
زہے عزّت جب اُمّت شاہ کی پہنچی سرِ محشر
تو جبرائیل نے پُل پر بچھا کر اپنا پر رکھّا
خدا نے تجھ کو علمِ اوّلین و آخِریں دے کر
نہ تُجھ سے رابطہ توڑا ، نہ تجھ کو بے خبر رکھّا
جگہ چھوڑی جو اپنے بیَت میں اِک سمت عیسیٰ کی
تو اک گوشہ پئے تدفینِ صدّیق و عُمر رکھّا

Marfat.com

ازل ہی میں یہ منصب کر دیے تقسیم قدرت نے
ہمیں دیوانہ ٹھہرایا ، تجھے دیوانہ گر رکھّا
ستاروں کی ضیا بخشی تیرے اصحاب کو حق نے
تجھے اصحاب کے جُھرمٹ میں مانند قمر رکھّا
غلامِ پنجتن تھا میں ، نصؔیر اللہ نے دیکھو
مِری جھولی کو بھر نے سیّدہ زہراؑ کا در رکھّا

☆☆☆☆☆

Marfat.com

❁

مجھ پہ بھی چشمِ کرم اے مرے آقا ! کرنا
حق تو میرا بھی ہے رحمت کا تقاضا کرنا

میں کہ ذرّہ ہوں مجھے وسعتِ صحرا دے دے
کہ ترے بس میں ہے قطرے کو بھی دریا کرنا

مَیں ہُوں بے کس ، ترا شیوہ ہے سہارا دینا
مَیں ہُوں بیمار ، ترا کام ہے اچھّا کرنا

تُو کسی کو بھی اُٹھاتا نہیں اپنے در سے
کہ تری شان کے شایاں نہیں ایسا کرنا

تیرے صدقے ، وہ اُسی رنگ میں خود ہی ڈوبا
جس نے ، جس رنگ میں چاہا مجھے رُسوا کرنا

Marfat.com

یہ ترا کام ہے اے آمنہؓ کے دُرِّ یتیم!
ساری اُمّت کی شفاعت ، تن تنہا کرنا

کثرتِ شوق سے اوسان مدینے میں ہیں گُم
نہیں کُھلتا کہ مجھے چاہیے کیا کیا کرنا

یہ تمنّائے محبت ہے کہ اے داورِ حشر!
فیصلہ میرا سپردِ شہؐ بطحا کرنا

آلؓ و اصحابؓ کی سنّت ، مِرا معیارِ وفا
تری چاہت کے عوض ، جان کا سودا کرنا

شاملِ مقصدِ تخلیق یہ پہلو بھی رہا
بزمِ عالم کو سجا کر ترا چرچا کرنا

یہ صراحت وَرَفعنَالَکَ ذِکرَکَ میں ہے
تیری تعریف کرانا ، تجھے اُونچا کرنا

تیرے آگے وہ ہر اک منظرِ فطرت کا ادب
چاند سورج کا وہ پہروں تجھے دیکھا کرنا

Marfat.com

طبعِ اقدس کے مطابق وہ ہواؤں کا خرام
دھوپ میں دوڑ کے وہ ابر کا سایا کرنا

دشمن آ جائے تو اُٹھ کر وہ بچھانا چادر
حُسنِ اخلاق سے غیروں کو وہ اپنا کرنا

کوئی فاروقؓ سے پوچھے کہ کیسے آتا ہے
دل کی دُنیا کو نظر سے تہ و بالا کرنا

اُن صحابہؓ کی خوش اطوار نگاہوں کو سلام
جن کا مسلک تھا ، طوافِ رُخِ زیبا کرنا

مجھ پہ محشر میں نصیؔر اُن کی نظر پڑ ہی گئی
کہنے والے اِسے کہتے ہیں ''خدا کا کرنا''

☆☆☆☆☆

Marfat.com

چاند تارے ہی کیا دیکھتے رہ گئے
اُن کو ارض و سما دیکھتے رہ گئے

ہم درِ مصطفیٰ دیکھتے رہ گئے
نُور ہی نُور تھا دیکھتے رہ گئے

پڑھ کے رُوحُ الامیں سُورتِ والضحیٰ
صورتِ مصطفیٰؐ دیکھتے رہ گئے

وہ امامت کی شب ، وہ صف انبیاء
مقتدی ، مقتدیٰ دیکھتے رہ گئے

نیک و بد پر ہُوا اُن کا یکساں کرم
لوگ اچھّا بُرا دیکھتے رہ گئے

وہ گئے عرش تک ، اور رُوحُ الامیں
سدرۃُ المنتہیٰ دیکھتے رہ گئے

معجزہ تھا وہ ہجرت میں اُن کا سفر
دشمنانِ خدا ، دیکھتے رہ گئے

Marfat.com

مرحبا شانِ معراجِ ختمِ رُسل
سب کے سب انبیاء دیکھتے رہ گئے
کیا خبر ، کس کو کب جامِ کوثر ملا
ہم تو اُن کی ادا دیکھتے رہ گئے
ہم گنہگار تھے ، مغفرت ہو گئی
خود نگر پارسا دیکھتے رہ گئے
جب سواری چلی ، جبرئیلِؑ امیں
صورتِ نقش پا دیکھتے رہ گئے
اہل دانش ، محمدؐ پہ تھے حیرتی
رُوئے قرآں نُما دیکھتے رہ گئے
ہوکے گُم اے نصیؔر اُن کے جلووں میں ہم
شانِ ربُّ العُلیٰ دیکھتے رہ گئے
میں نصیؔر آج لایا وہ نعتِ نبیؐ
نعت گو مُنہ مرا دیکھتے رہ گئے

☆☆☆☆☆

تصوّر میں مرے جب چہرۂ خیرالانام آیا
جبیں خم ہو گئی لب پر دُرود آیا سلام آیا

خدا نے آمنہ کی کوکھ سے ظاہر کیا آخر
وہ اک نورِ ازل جو فخرِ آبائے کرام آیا

مناؤ اُس کی آمد پر خوشی ماہِ ولادت میں
کہ محبوبِ خدائے قادرِ یحیِ العظام آیا

کھڑے تھے انبیاء معراج کی شب خیر مقدم کو
امامت کے لئے جب وہ شہِ گردوں خرام آیا

سفر کی دھوپ کی شدّت اگر بڑھنے لگی حد سے
تو اُس بے سایہ پر سایہ لُٹانے کو غمام آیا

نظر آیا خجَل خورشیدِ خاور اپنی کرنوں پر
عُروجِ حُسن پر جب ہاشمی ماہِ تمام آیا

سرِ کوثر نہ کیوں اِترائیں اُن کے چاہنے والے
یہ کیا کم ہے کہ اُن کے ہاتھ سے ہاتھوں میں جام آیا

Marfat.com

تمنّاؤں کی مُرجھائی ہوئی کلیاں مہک اُٹھیں
برنگِ موجۂ خوشبو وہ شاہِ ذِی مقام آیا
ہُوا محسُوس جیسے مُلتفِت خود ہی شہِ بطحیٰ
مرے ہونٹوں پہ جس دم سیّدہ زہرأؓ کا نام آیا
امامت کا تَسلسَل کوئی دیکھے اِس گھرانے میں
حسینؓ ابنِ علیؓ بعدِ حسنؓ بن کر امام آیا
اب اِس کے بعد منزل کیا ہو میری خوش نصیبی کی
تِرا در چوم کر لَوٹا ، تری جالی کو تھام آیا
تری آمد بھی کیا آمد ہے جس آمد کے صدقے میں
ہدایت کی کتاب اُتری، شریعت کا نظام آیا
یہی وہ ہیں کہ ایمان بعد توحید اِن پہ لازم ہے
یہی وہ ہیں پسِ اللہُ اکبر جن کا نام آیا
پلانے کا شرف اُن سے رہا مخصوص محشر میں
وہ جب تشریف لائے پھر کہیں گردش میں جام آیا
مزا جب ہو کہ بابِ خُلد پر جس دم نصیؔر آئے
کہے رضوان! رستہ دو ، محمدؐ کا غلام آیا

☆☆☆☆☆

❁

ازل سے محوِ تماشائے یار ہم بھی ہیں
جمالِ شاہؐ اُمم پر نثار ہم بھی ہیں

ضیائے شاہؐ عرب سے ہے اپنا دل روشن
چراغِ طُور کے آئینہ دار ہم بھی ہیں

زمانہ طالب خیراتِ لطف ہے اُن سے
پکار اے دلِ مضطر پکار ! ہم بھی ہیں

بحق چادرِ زہراؓ اِدھر بھی ایک نظر
غبارِ راہ میں اے شہسوار ! ہم بھی ہیں

ہمارا دھیان بھی طیبہ کے قافلے والو!
رواں دواں پسِ گرد و غبار ہم بھی ہیں

نظر جو اُن کی ہوئی ہم خزاں نصیبوں پر
تو پھر کہیں گے کہ رشک بہار ہم بھی ہیں

اِس ایک بات پہ ہے فخر ہم غریبوں کو
کہ اُن کے اُمتّیوں میں شمار ہم بھی ہیں

Marfat.com

یہ اُس کریم کا دَر ہے کہ تاجدار ، جہاں
پکارتے ہیں کہ اُمّیدوار ہم بھی ہیں
ہمیں بھی آپ سے اُمّید ہے شفاعت کی
اُٹھائے سر پہ گناہوں کا بار ہم بھی ہیں
صبا سے کہہ دو کہ جالی کو چومنے کے لئے
بس ایک تُو ہی نہیں بیقرار ، ہم بھی ہیں
جو پُل صراط پہ ہم پر بھی پڑ گئی وہ نظر
تو پھر نصیؔر سمجھ لو کہ پار ہم بھی ہیں

☆☆☆☆☆

Marfat.com

احمد کہوں کہ حامدِ یکتا کہوں تجھے
مولیٰ کہوں کہ بندۂ مولیٰ کہوں تجھے

کہہ کر پکاروں ساقی کوثر بروزِ حشر
یا صاحبِ شفاعتِ کبریٰ کہوں تجھے

یا عالمین کے لئے رحمت کا نام دوں
یا پھر مکینِ گنبدِ خضریٰ کہوں تجھے

ویراں دلوں کی کھیتیاں آباد تجھ سے ہیں
دریا کہوں کہ ابر سخا کا کہوں تجھے

تجھ پر ہی بابِ ذات و صفاتِ خدا کھلا
توحید کا مدرّسِ اعلیٰ کہوں تجھے

ہے مُمتنَع نظیر ، تری ذات خلق میں
پھر کیا کہوں تجھے جو نہ تجھ سا کہوں تجھے

پا کر اشارہ سورۂ یٰسیں کا اِس طرف
دل چاہتا ہے سیّدِ والا کہوں تجھے

Marfat.com

زہراؓ ہے لختِ دل تو حسنؓ ہے تری شبیہہ
نینبؓ کا یا حسینؓ کا بابا کہوں تجھے

سرتاجِ انبیاء کہ اماں گاہِ اولیاء
یا فخرِ نسلِ آدم و حواؑ کہوں تجھے

بے مثل ہے تری بشریت بھی نُور بھی
لِکھوّں بشر کہ نُور سراپا کہوں تجھے

تخلیقِ کائنات کا لکھوّں تجھے سبب
یا بزمِ کائنات کا دُولھا کہوں تجھے

لفظوں نے ساتھ چھوڑ دیا کھو چکے حواس
میرے کریم ! تُو ہی بتا کیا کہوں تجھے

قربان تیرے اے شب اسریٰ کے عرش سیر
تنہا خرامِ عالمِ بالا کہوں تجھے

اب کر لیا ذوقِ طلب نے یہ فیصلہ
جو کچھ کہوں خدا سے کہوں یا کہوں تجھے

اُٹھتے ہی ہاتھ بھر گئیں منگتوں کی جھولیاں
حق تو یہ ہے کہ خلق کا داتا کہوں تجھے

جب انتخابِ مالکِ روز جزا ہے تُو
پھر کس لئے نہ مالک وَ مولیٰ کہوں تجھے

جی بھر کے دیکھنے بھی نہ دیں شہ کی جالیاں
بس اے ہجومِ اشک میں اب کیا کہوں تجھے

اتنے قریب مجھ کو ملے خُلد میں جگہ
کہنی ہو کوئی بات اگر ، جا کہوں تجھے

کرتا ہوں اختتامِ سخن اِس پہ اب نصیؔر
کچھ سُوجھتا نہیں کہ مَیں کیا کیا کہوں تجھے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

جو آستاں سے تِرے لَو لگائے بیٹھے ہیں
خدا گواہ ، وہ دنیا پہ چھائے بیٹھے ہیں
چمک رہی ہیں جبینیں تِرے فقیروں کی
تجلّیات کے سہرے سجائے بیٹھے ہیں
خدا کے واسطے اب کھول اُن پہ بابِ عطا
جو دیر سے تِری چوکھٹ پہ آئے بیٹھے ہیں
جلائے گی اُنہیں اب کیا چمن میں برقِ فلک
جو آشیانۂ ہستی جلائے بیٹھے ہیں
بڑے بڑوں کے سَروں سے اُتر رہا ہے خُمار
وہ آج خیر سے محفل پہ چھائے بیٹھے ہیں
جہاں بھی جایئے اُن کے ستم کا چرچا ہے
وہ ساری خلق میں طوفان اُٹھائے بیٹھے ہیں
مجال ہے جو کوئی لب ہلے سرِ محفل
وہ ایک ایک کو آنکھیں دِکھائے بیٹھے ہیں

یہ ایک ہم ہیں کہ اپنوں کے دل نہ جیت سکے
وہ دُشمنوں کو بھی اپنا بنائے بیٹھے ہیں

اجل بھی ہم کو اُٹھائے پہ اب نہیں قادر
یہاں ہم آج کسی کے بٹھائے بیٹھے ہیں

وفا کے نام پہ ، دُشمن کا امتحاں بھی سہی
کہ دوستوں کو تو ہم آزمائے بیٹھے ہیں

نصیؔر ! ہم میں تو اپنوں کی کوئی بات نہیں
کرم ہے اُن کا ، جو اپنا بنائے بیٹھے ہیں

☆☆☆☆☆

Marfat.com

میری زندگی کا تجھ سے یہ نظام چل رہا ہے
ترا آستاں سلامت ، مرا کام چل رہا ہے

نہیں عرش و فرش پر ہی تری عظمتوں کے چرچے
تہِ خاک بھی لحد میں ترا نام چل رہا ہے

وہ تری عطا کے تیور ، وہ ہجوم گردِ کوثر
کہیں شورِ مے کشاں ہے کہیں جام چل رہا ہے

کسی وقت یا محمدؐ کی صدا کو میں نہ بھولا
دمِ نزع بھی زباں پر یہ کلام چل رہا ہے

مرے ہاتھ آ گئی ہے یہ کلیدِ قفلِ مقصد
ترا نام لے رہا ہوں مرا کام چل رہا ہے

کوئی یاد آرہا ہے مرے دل کو آج شاید
جو یہ سیلِ اشکِ حسرت سرِ شام چل رہا ہے

وہ برابری کا تُو نے دیا درس آدمی کو
کہ غلام ناقہ پر ہے تو امام چل رہا ہے

Marfat.com

یہ اثر ہے تیری سنّت کے مذاقِ سادگی کا
رہِ خاص چلنے والا رہِ عام چل رہا ہے

ترے لُطف خُسروی پر مرا کٹ رہا ہے جیون
مرے دن گزر رہے ہیں مرا کام چل رہا ہے

مجھے اِس قدر جہاں میں نہ قُبول عام ملتا
ترے نام کے سہارے مرا نام چل رہا ہے

تری مُہر کیا لگی ہے کہ کوئی ہُنر نہ ہوتے
مری شاعری کا سکّہ سرِ عام چل رہا ہے

یہ تری دُعا کہ ہے کچھ ابھی ہم میں وضع داری
یہ تری نظر کہ آپس میں سلام چل رہا ہے

میں ترے نثار آقا ! یہ حقیر پر نوازش
مجھے جانتی ہے دنیا مرا نام چل رہا ہے

ترا اُمتّی بس اِتنی ہی تمیز کاش کر لے
وہ حلال کھا رہا ہے کہ حرام چل رہا ہے

کڑی دُھوپ کے سفر میں نہیں کچھ نصیؔر کو غم
ترے سایۂ کرم میں یہ غلام چل رہا ہے

☆☆☆☆☆

کرتے نہیں ہیں وہ کبھی اہلِ عطا کا رُخ
عیدِ نظر ہو جن کے لئے مصطفیٰؐ کا رُخ

رکھیں نگاہ میں وہ ذرا کربلا کا رُخ
جو لوگ دیکھتے ہیں ہمیشہ ہوا کا رُخ

دو دائرے ہیں ایک خطِ مستقیم کے
کعبے کی سمت اور شہِ اِنّما کا رُخ

پیشِ نگاہِ خلق ہے اللہ کی رضا
اللہ دیکھتا ہے نبیؐ کی رِضا کا رُخ

ہیں سرنگوں ادب سے فراعین وقت بھی
کتنا ہے پُر جلال رسولِ خدا کا رُخ

تھا خواب میں بھی ساتھ ہجومِ تجلّیات
دیکھا نہ جاسکا شہِؐ بدر الدّجیٰ کا رُخ

اُڑنے لگے جو خاکِ بدن میری بعدِ مرگ
شہرِ نبیؐ کی سمت ہو یا ربّ ہوا کا رُخ

Marfat.com

انساں ، یزیدیت سے نبرد آزما رہے
اِک یہ بھی ہے مودّتِ آلِؑ عبا کا رُخ

تحویلِ قبلہ ہو گئی فوراً اُسی طرف
دیکھا خدا نے جس طرف اُن کی رِضا کا رُخ

سمجھو کہ اُس کا نجمِ مقدّر چمک اُٹھا
ہو جائے اُن کے در کی طرف جس گدا کا رُخ

چشمِ صحابہؓ وقفِ جمالِ نبیؐ رہی
دیکھا پلٹ کے بھی نہ کسی مہ لقا کا رُخ

مَیں مانگتا ہوں اُن کے وسیلے سے اے نصیرؔ
اُن کی طرف ہے اِس لئے دستِ دُعا کا رُخ

☆☆☆☆☆

اے خسروِ خوباں ! شانِ من　　قربانِ نگاہت ، جانِ من
انوارِ جمالت ، رزقِ نظر　　دیدارِ رُخت ، ایمانِ من
شہکارِ خدا ، مختارِ عطا　　اے تاجورِ ذی شانِ من
بر جلوۂ تو کونین فدا　　اے جانِ من و جانانِ من
اے ناقہ سوارِ راہِ قبا　　یک روز بیا مہمانِ من
از یک قدمت آباد شود　　ایں غمکدۂ ویران من
پیدائے من است بہ تو ظاہر　　اے واقف ہر پنہانِ من

اے راحت قلب نصیرؔ حزیں
من بندہ و تو سلطانِ من

☆☆☆☆☆

Marfat.com

بجلوت اند و کمندے بہ مہر و مہ پیچند
بخلوت اندوزمان و مکان در آغوشند

اقبالؔ

Marfat.com

مناقب

Marfat.com

بحضورِ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

اللہ اللہ جلوۂ زیبائے بامِ عائشہؓ
ہے ہلالِ آمنہؓ ، ماہِ تمامِ عائشہؓ
روز و شب پیشِ نظر وہ زلف و رخسارِ رسول
رشکِ صد خلدِ بریں وہ صبح و شامِ عائشہؓ
دخترِ صدیقِ اکبرؓ ، زوجۂ شاہِ اُمم
ہے دو گونہ اوج کا حامل ، مقامِ عائشہؓ
ثلث دیں اُن کے توسط سے ہوا حاصل ہمیں
تا ابد جاری رہے گا فیضِ عامِ عائشہؓ
نام لے کر عائشہؓ کا رب نے بھیجا تھا سلام
ضو فشاں ہے عرش پر قندیلِ نامِ عائشہؓ

تجھ کو کیا معلوم ، تو چھوٹا ، تری محدود سوچ
پوچھ اُمت کے بزرگوں سے مقامِ عائشہؓ

مل نہیں سکتا خدا جز دولت حب نبیؐ
مل نہیں سکتے نبیؐ ، بے احترامِ عائشہؓ

دیکھنا کل خود پہ اُس آقائے اُمت کا کرم
آج ہو کر دیکھ تو دل سے غلامِ عائشہؓ

آ نہ جائے سن کے زہراؓ کی طبیعت پر ملال
لیجیو مت بے ادب لہجے میں نامِ عائشہؓ

اُن کی عصمت کی ہیں آیاتِ برأت پہرہ دار
سورۃالنور تیغ بے نیامِ عائشہؓ

قبر اطہر پر نہ دیں کیوں حاضری جن و بشر
جب اُترتے ہیں ملک بہر سلام عائشہؓ

وار کر سکتا نہیں مجھ پر کبھی طاغوتِ شرک
لوحِ دل پر ثبت ہے نقش دوامِ عائشہؓ

اپنا اندر صاف رکھنے کے لئے ہر میل سے
سانس کی تسبیح پر لیتا ہوں نامِ عائشہؓ

Marfat.com

جب نکیرین آئیں گے، کہہ دوں گا اُن سے قبر میں
مجھ سے کچھ مت پوچھیے ، میں ہوں غلامِ عائشہؓ
مجھ کو ہے خلد سماعت ذکر خیر اُن کا نصیؔر
سرمہ میری آنکھ کا گردِ خرامِ عائشہؓ

☆☆☆☆☆

بحضورِ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

مرحبا یہ جلوۂ زیبائے بامِ عائشہؓ
ہے ہلالِ آمنہ ، ماہِ تمامِ عائشہؓ

چھب وہی ہیبت وہی نُدرُتَ وہی قُدرت وہی
پرتوِ نُطقِ نبوّت ہے کلامِ عائشہؓ

کوئی اوچھا وار مت کر عائشہؓ کی ذات پر
ورنہ قُدرت تجُھ سے لے گی انتقامِ عائشہؓ

تو اگر ماں کا رہا گستاخ ، توبہ کر ابھی
ہے کھلا تیرے لیے دارُالسّلامِ عائشہؓ

عائشہؓ کے اس شرف کو بھی ذرا ملحوظ رکھ
اپنے منہ سے مصطفیٰؐ لیتے تھے نامِ عائشہؓ

عائشہؓ کے ساتھ رُخصت ہو گیا اُن کا مقام
ہو سکا کوئی نہ پھر قائم مقامِ عائشہؓ

جن کے علم و فضل کے آگے سرِّ اُمّت ہے خم
ہے وہ اِک شخصیت ذِی احترامِ عائشہؓ
یاد سے جن کی دلِ مضطر کو ملتا ہے قرار
ایک نامِ فاطمہ ہے ایک نامِ عائشہؓ
یہ تُجھے معلوم تو پیتا ہے کس مشرب کے مَے
اہلسنّت کے تو ہاں چلتا ہے جامِ عائشہؓ
ذہن میں لا کر تصوّر عظمتِ ابوبکر کا
ایک نعرہ اے علی مُستو ! بَنامِ عائشہؓ

☆☆☆☆☆

بحضورِ خواجۂ بزرگ

بحضور الضرّغام السّالب اسدُ اللہِ الغالب علیؑ ابنِ ابی طالب

منظر فضائے دہر میں سارا علیؑ کا ہے
جس سمت دیکھتا ہوں ، نظارا علیؑ کا ہے
دنیائے آشتی کی پھبن ، مجتبیٰ حسنؑ
لختِ جگر نبیؐ کا تو پیارا علیؑ کا ہے
ہستی کی آب و تاب ، حسینؑ آسماں جناب
زہراؑ کا لال ، راج دُلارا علیؑ کا ہے
مرحب دو نیم ہے سرِ مقتل پڑا ہوا
اُٹھنے کا اب نہیں کہ یہ مارا علیؑ کا ہے
کُل کا جمال جزو کے چہرے سے ہے عیاں
گھوڑے پہ ہیں حسینؑ ، نظارا علیؑ کا ہے

Marfat.com

اے ارضِ پاک ! تجھ کو مبارک کہ تیرے پاس
پرچم نبیؐ کا ، چاند ستارا علیؑ کا ہے
اہل ہوس کی لُقمۂ تر پر رہی نظر
نانِ جویں پہ صرف گزارا علیؑ کا ہے
تم دخل دے رہے ہو عقیدت کے باب میں!
دیکھو! معاملہ یہ ہمارا علیؑ کا ہے
ہم فقر مست ، چاہنے والے علیؑ کے ہیں
دل پر ہمارے صرف اجارا علیؑ کا ہے
آثار پڑھ کے مہدیِؑ دوراں کے یوں لگا
جیسے ظُہور وہ بھی دوبارا علیؑ کا ہے
دنیا میں اور کون ہے اپنا بجز علیؑ
ہم بے کسوں کو ہے تو سہارا علیؑ کا ہے
اصحابی کالنجوم کا ارشاد بھی بجا
سب سے مگر بلند ستارا علیؑ کا ہے
تُو کیا ہے اور کیا ہے ترے علم کی بساط
تُجھ پر کرم نصیرؔ یہ سارا علیؑ کا ہے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

بحضورِ

سیّدہ فاطمۃ الزّہرا رضی اللہ عنہا

ہے جب سے وردِ زباں تیرا نام یا زہراؓ
رُکا کبھی نہ مرا کوئی کام یا زہراؓ
ملائکہ تری عظمت کے گیت گاتے ہیں
ہے انبیاء میں تِرا احترام یا زہراؓ
ازل سے لکھ دیا خالق نے دستِ قُدرت سے
جبینِ وقت پہ تیرا دوام یا زہراؓ
مقامِ مریم و حوّا بھی ہے بجا ، لیکن
ترا مقام ہے تیرا مقام یا زہراؓ
تِری زبان ہے اُمّ الکتاب کی کُنجی
تِرا کلام ہے اُمّ الکلام یا زہراؓ

Marfat.com

تری جناب سے ولیوں کو بھیک ملتی ہے
ہیں اولیاء ترے در کے غلام یا زہراؑ
ہر ایک سانس سے آتی تھی مصطفیؐ کی مہک
تری حیات پہ لاکھوں سلام یا زہراؑ
نہ آئے گا کوئی دُنیا میں اب نبی ہو کر
چلے گا اب ترے بابا کا نام یا زہراؑ
حَسن حُسین کی صورت میں ہو گیا جاری
زمانے بھر میں ترا فیض عام یا زہراؑ
ملے مجھے بھی حُسین و حَسن کے صدقے میں
چلے جو حشر میں کوثر کا جام یا زہراؑ
غُروب ہو کے بھی اِک چاندنی سی چھوڑ گیا
حُسین ، وہ ترا ماہِ تمام یا زہراؑ
حضور آئیں لَحدَ میں تو بہرِ استقبال
اُٹھوں میں لیتے ہوئے تیرا نام یا زہراؑ
زباں پہ ذکر ہے تیرا نبی کے ذکر کے ساتھ
درود اُن پہ ہو ، تجھ پر سلام یا زہراؑ

Marfat.com

وہ تیری بنتِ غریب الوطن دکھی زینبؑ
وہ خوف راہزناں گام گام یا زہراؑ
وہ حیدری لب و لہجہ وہ خطبہٗ عالی
وہ منظر سرِ دربارِ شام یا زہراؑ
ہے فرطِ شرم سے خم آج بھی سرِ انساں
جو کربلا میں ہوا قتل عام یا زہراؑ
حسنؑ سے لے کر ظہورِ امام مہدی تک
ہیں تیری آل یہ گیارہ امام یا زہراؑ
تری جناب تک آنا تو کام تھا میرا
سنبھال اب کہ یہ ہے تیرا کام یا زہراؑ
میں خود میں ٹوٹ چکا ہوں مُجھے سہارا دے
میں گر چلا ہوں ، مجھے بڑھ کے تھام یا زہراؑ
ہو میرے ساتھ کرم کی نگاہ اِن پہ بھی
ہیں میرے بھائی جلال و حسام یا زہراؑ
نصیرؔ بہر تخاطب اگر غلط ہے ندا
تو کیوں پکارتے خیر الانام "یا زہراؑ"

☆☆☆☆☆

Marfat.com

بحضورِ

سیّدہ فاطمۃ الزّہرا رضی اللہ عنہا

پڑا ہوں در پہ ترے مثلِ کاہ یا زہراؓ
ملے فقیر کو خیراتِ جاہ یا زہراؓ
تیرا وجود ہے لاریب مرجع سادات
ہے تیری ذات سیادت پناہ یا زہراؓ
ہیں مرتضیٰؓ! ترے شوہر تو مصطفیٰؐ بابا
زہے یہ اوج و شرف عزّوجاہ یا زہراؓ
ملے جو اِس کی اجازت مجھے شریعت سے
تو تیرا در ہو مری سجدہ گاہ یا زہراؓ
خدا کو میں نے سدا لاشریک جانا ہے
خدا کے سامنے رہنا گواہ یا زہراؓ

Marfat.com

ہیں جن کے نور سے اُمّت کے روز و شب روشن
حسنؓ حسینؓ ترے مہر و ماہ یا زہراؓ
ترے حسینؓ کا کردار دیکھ کر اب تک
پکارتے ہیں ملک واہ واہ یا زہراؓ
دُرود تجھ پہ ہو مصداقِ بضعۃٌ منی
سلام تجھ پہ ہو گیتی پناہ یا زہراؓ
ہیں تیری آل سے پیرانِ پیر محی الدین
جو اولیا کے ہوئے سربراہ یا زہراؓ
بھروں تو کیسے بھروں دم تری غلامی کا
بہت بڑی ہے تری بارگاہ یا زہراؓ
کہاں تو ایک نجیبہ ، عفیفہ ، پاک نظر
کہاں مَیں ایک اَسیرِ گناہ یا زہراؓ
تُو بادشاہِ دو عالم کی ایک شہزادی
میں اک غریب ترِی گردِ راہ یا زہراؓ
اُجڑ چکا ہوں غمِ زندگی کے ہاتھوں سے
کھڑا ہوں در پہ بحالِ تباہ یا زہراؓ

Marfat.com

ہُوں معصیت کی سیاہی مَلے ہوئے مُنہ پر
کسے دکھاؤں یہ رُوئے سیاہ یا زھراؑ

مَیں گو بُرا ہوں ، مگر تیرا وہ گھرانہ ہے
نِکیا بُروں سے بھی جس نے نباہ یا زھراؑ

بھری ہیں در سے ہزاروں نے جھولیاں اپنی
مِری طرف بھی کرم کی نگاہ یا زھراؑ

نہ پھیر آج مجھے اپنے در سے تُو خالی
کہ تیرے بابا ہیں شاہوں کے شاہ یا زھراؑ

جیوں تو لے کے جیوں تیری دولتِ نسبت
مَروں تو لے کے مَروں تیری چاہ یا زھراؑ

قدم بہ کُلبہ ما گر نہی ز روئے کرم
کنیم دیدہ و دل فرشِ راہ یا زھراؑ

فتادہ ایم بہ اُمیدِ یک نظر بہ درت
بحالِ غم نم زدگاں کن نگاہ یا زھراؑ

بروزِ حشر نہ پُرساں ہو جب کوئی اُس کا
ملے نصیرؔ کو تیری پناہ یا زھراؑ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

روئے احمد کی شباہت چہرۂ انور میں ہے
جوہرِ پیغمبری زہراؑ! تیرے پیکر میں ہے

تُو ہوئی ہے مصطفیؐ کی گود میں پل کر جواں
لحہ لحہ تیرا چشمِ ساقیِ کوثر میں ہے

تیرا جوڑا خُلد سے لائے تھے جبریلِ امیں
رُخصتی تیری حیا و شرم کے زیور میں ہے

کربلا و طیبہ و مشھد ہو یا ارضِ نجف
تیرے پاکیزہ لہو کا رنگ ہر منظر میں ہے

پا سکا کوئی نہ انسانوں میں بعد از انبیاء
جو فضیلت علم کی زہراؑ ترے شوہر میں ہے

نوعِ انساں کو نہ حاصل ہو سکے گی تا ابد
اِک وہ تخصیصِ شرف جو آلِ پیغبر میں ہے

مریم و حوّا کو بھی رشک آئے شاید دیکھ کر
جو نجابت اس نبی کی لاڈلی دُختر میں ہے

Marfat.com

اُن کے در سے بھرنے آیا ہوں میں کشکولِ مراد
دُھوم جن کے لطف و احساں کی زمانے بھر میں ہے
ہاتھ خالی آج بھی جو در سے لُوٹاتے نہیں
اِک عجب دریا دلی طبعِ گدا پرور میں ہے
یہ وہ گھر ہے جس کا اِک اِک فرد ہے طبعاً غنی
فقر ہے گھٹی میں داخل خُسروی ٹھوکر میں ہے
مَیں رہوں گا پَر فشاں سوئے ضریحِ فاطمہ
طاقتِ پرواز جب تک میرے بال و پر میں ہے
صورت و سیرت میں ہیں یک رنگ زھراؓ و رسول
شان جو مُظہر نے پائی ہے، وہی مظہر میں ہے
شکر کی جا ہے کہ اپنے دونوں گھر آباد ہیں
دل میں ہے اُن کی تمنا، اُن کا سودا سر میں ہے
آج کی عورت ہو پردے سے مبرّا کس لیے
فاطمہ زھراؓ سی ہستی بھی اگر چادر میں ہے
آلِ زھراؓ سے کہا شبیر نے، رکھیئے گا یاد
صبر کا جو درس شامل اُسوۂ مادر میں ہے

Marfat.com

آج شاید کربلا میں لٹ گیا زھراؑ کا گھر
قریہ قریہ ماتمی ، بزمِ عزا گھر گھر میں ہے
کربلا میں ہو چکے چھوٹے بڑے کیا سب شہید
کیوں یہ ہلچل سی بپا مہر و مہ و اختر میں ہے
سیّدہ زھراؑ ! خدا سے مانگ اس کی عافیت
تیرے بابا کی یہ اُمّت حالت ابتر میں ہے
ہر طرف خودکش دھماکے ، چار سو لاشوں کے ڈھیر
آج کا انسان از خود ساختہ محشر میں ہے
اے خوشا قسمت ، مرا سیارۂ نسبت نصیؔر
محوِ گردش پنجتن کے سرمدی محور میں ہے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

بحضورِ

امامِ عالی مقام حسین علیہ السلام

جس کی جرأت پہ جہانِ رنگ و بُو سجدے میں ہے
آج وہ رمز آشنائے سرِّ ھُو سجدے میں ہے

ہر نفس میں انشراحِ صدر کی خوشبو لیے
منزلِ حق کی مُجسّم جُستجو سجدے میں ہے

یا نیازِ بندگی اللہ کا اِک عبدِ خاص
حسب حکم فَاعْبُدُوْهُ اسْجُدُو سجدے میں ہے

کیسا عابد ہے یہ مقتل کے مُصلّٰی پر کھڑا
کیا نمازی ہے کہ بے خوفِ عَدُو سجدے میں ہے

اے حسینؑ ابن علیؑ ! تجھ کو مبارک یہ عُروج
آج تُو اپنے خدا کے رُو برو سجدے میں ہے

Marfat.com

جانب کعبہ جھکا مولودِ کعبہ کا پسر
قبلہ رو ہو کر حُسینؑ قبلہ رو سجدے میں ہے

ابن زھراؑ ! اِس تِری شانِ عبادت پر سلام
سر پہ قاتل آچکا ہے اور تُو سجدے میں ہے

اللہ اللہ تیرا سجدہ اے شبیہ مصطفیٰؐ!
جیسے خود ذاتِ پیمبر ہُو بہُو سجدے میں ہے

یہ شرف کس کو ملا تیرے علاوہ بعدِ قتل
سر ہے نیزے کی بلندی پر ، لہُو سجدے میں ہے

محو حیرت ہیں ملائک ، دم بخود ہے کائنات
آج مقتل میں علیؑ کا ماہرُو سجدے میں ہے

تھا عمل پیرا جو کَلّا لا تُطِعْهُ پر ، وہ آج
بن کے وَاسْجُدوَ اقْتَرِبْ کی آرزو سجدے میں ہے

سر کو سجدے میں کٹا کر کہہ گیا زھراؑ کا لال
کُچھ اگر ہے تو بشر کی آبرو سجدے میں ہے

کون جانے ، کون سمجھے ، کون سمجھائے نصیرؔ
عابد و معبود کی جو گفتگو سجدے میں ہے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

در مدحِ حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

حق ادا و حق نما بغداد کی سرکار ہے
کیا تجھے بتلاؤں ، کیا بغداد کی سرکار ہے
مرجع اہلِ صفا بغداد کی سرکار ہے
سربراہِ اولیاء بغداد کی سرکار ہے
اِتباعِ اُسوۂ خیرالوریٰ میں عمر بھر
پیکرِ خوفِ خدا بغداد کی سرکار ہے
جس کی حق گوئی سے اہلِ شرک و بدعت کانپ اُٹھے
ترجماں توحید کا بغداد کی سرکار ہے
میری تیری حمد میں حرص و غرض بھی ہے شریک
لائقِ حمدِ خدا بغداد کی سرکار ہے
قاضی الحاجات کے در پر رہا جو سجدہ ریز
عجز کی وہ انتہا بغداد کی سرکار ہے

Marfat.com

شب کی تاریکی میں تنہا دست بستہ اشک بار
حاضر بابِ عطا بغداد کی سرکار ہے
دن کو مصروفِ عبادت شام کو سرگرمِ ذکر
شب کو محوِ التجا بغداد کی سرکار ہے
اولیا کے ساتھ اطلاقِ ولایت میں شریک
شان میں سب سے جدا بغداد کی سرکار ہے
علم و حکمت میں علیؓ مولیٰ کا سجّادہ نشین
رازدارِ ھل اتیٰ بغداد کی سرکار ہے
کیا نبوّت کے جہانوں میں ہے ذاتِ مصطفیٰ
فقر کی دُنیا میں کیا بغداد کی سرکار ہے
جہل کی بنجر زمیں کو جس نے جل تھل کردیا
علم کی ایسی گھٹا بغداد کی سرکار ہے
قُدرتیں پائیں ، مگر قُدرت پہ اِترایا نہیں
شرحِ تسلیم و رضا بغداد کی سرکار ہے
ہاتھ اُٹھتے تھے مگر مولیٰ کی مرضی دیکھ کر
واقفِ سرِّ دُعا بغداد کی سرکار ہے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

در مدحِ پیرانِ پیر حضرت محبوبِ سبحانی الشیخ
سیّد عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ السّامی

تری شان سب سے جدا غوثِ اعظمؒ
نہ پہنچے تجھے اولیا غوثِ اعظمؒ

جمالِ رسولِ خدا غوثِ اعظمؒ
جلالِ علیؓ مرتضٰی غوثِ اعظمؒ

مزاجِ حسینؓ ابن زہراؑ کے وارث
شبیہؒ مجتبٰی غوثِ اعظمؒ

اجابت بڑھے پیشوائی کو آگے
اُٹھائیں جو دستِ دُعا غوثِ اعظمؒ

نہ کیوں حل ہوں مُشکل سے مُشکل مسائل
کہ ہیں اِبنِ مُشکل کُشا غوثِ اعظمؒ

رسولوں کے انداز نبیّوں کے تیور
ودیعت ہوئے تجھ کو یا غوثِ اعظمؒ

زمانے کا ہر پیر زیرِ قدم ہے
ہیں ایسے جگت پیشوا غوثِ اعظمؒ

پہنچتی ہے پھر کیسے نصرت خدا کی
ذرا کہہ کے تو دیکھ یا غوثِ اعظمؒ

نہیں ہے کوئی اور سارے جہاں میں
مرا پیر تیرے سوا غوثِ اعظمؒ

ذرا جلوۂ مصطفیٰ مَیں بھی دیکھوں
ذرا صُورت اپنی دکھا غوثِ اعظمؒ

ترا دور افسوس پایا نہ میں نے
کبھی خواب ہی میں تُو آ غوثِ اعظمؒ

نہ اُٹھے ہیں خالی نہ اُٹھیں گے خالی
ترے در سے تیرے گدا غوثِ اعظمؒ

عنایت سے بھر دیجئے مری جھولی
کرم کیجیے آج یا غوثِ اعظمؒ

Marfat.com

مصائب کے طوفاں سے ٹکرا رہا ہوں
میں لے کر ترا آسرا غوثِ اعظمؒ

ہوا ہے نہ ہوگا نہ ہے اِس جہاں میں
کوئی اور تیرے سوا "غوثِ اعظمؒ"

کجا یک گدا و کجا شاہؒ جیلاں
کجا یک فقیر و کجا غوثِ اعظمؒ

سناؤں نہ کیوں ان کو افسانۂ دل
کہ ہیں میرے درد آشنا غوثِ اعظم

اگر اِن سے لو درسِ تُوحید تُم بھی
تو کردیں اُسے کیا سے کیا غوثِ اعظمؒ

دُرستی عقائد کی کر لوں یہاں پر
کہ ہیں قبلۂ حق نما غوثِ اعظمؒ

نصؔیر آج آیا ہے بن کر سوالی
اِسے بھی ملے بھیک یا غوثِ اعظمؒ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

بحضورِ حضرت سیّد محمد الحسینی
ملقب بہ خواجہ گیسو دراز، بندہ نواز قدس سرہٗ، گلبرگہ شریف (انڈیا)

22 مئی 2008 کو گلبرگہ شریف (انڈیا) حاضری کے لئے دورانِ سفر کہے گئے اشعار

بلند مرتبت و پاک باز ، بندہَ نواز
دکن میں نائب شاہِ حجاز ، بندہَ نواز

جہاں میں عشق الٰہی کے داعیِ برحق
امینِ دولتِ سوز و گداز ، بندہَ نواز

قیامِ لیل و رُکوع و سُجود کے محرم
عبادتوں کے شناسائے راز ، بندہَ نواز

جو ہیں وہ گلشنِ اسلام میں بہارِ قدم
تو باغِ فقر میں ہیں سروِ ناز ، بندہَ نواز

شریعت اور طریقت میں ، علم و حکمت میں
حسنؓ حُسینؓ ، علیؓ کے مجاز ، بندہَ نواز

ہر اک زمیں پہ برستا ہے ابرِ فیض اُن کا
نوازتے ہیں بلا امتیاز ، بندۂ نواز
نیاز تھا اُنہیں اِس درجہ اپنے خالق سے
کہ ماسوا سے رہے بے نیاز ، بندۂ نواز
یہ بات لُطفِ خصوصی پر اُن کے ہے موقوف
جسے بھی چاہیں کریں سرفراز ، بندۂ نواز
کہاں کہاں نہ تری دستگیریاں پہنچیں
ترے کرم پہ ہے بندے کو ناز ، بندۂ نواز
تری حیات خُشوع و خُضوع کا مظہر
ترا وجود سراپا نماز ، بندۂ نواز
زہے عروج کہ اقطاب و اولیا میں تجھے
دیا خدا نے عجب امتیاز ، بندۂ نواز
ہے تیری ذات وہ آئینۂ جلی ، جس میں
جھلک رہا ہے خود آئینۂ ساز ، بندۂ نواز
صفات ہیں تری محمود اے خدا کے ولی
شہانِ وقت ہیں تیرے ایاز ، بندۂ نواز

Marfat.com

بہت بڑا ہے ترا نام اور کام بڑے
بہت بڑی تری درگاہِ ناز ، بندہ نواز
تجھے ہو کس لئے خلقِ خدا کی محتاجی
کہ خود خدا ہے ترا چارہ ساز ، بندہ نواز
دراز عمر نہ کیوں ہوں نصیرؔ شعر مرے
کہ میرے پیر ہیں گیسو دراز ، بندہ نواز

☆☆☆☆☆

Marfat.com

ایں آہِ جگر سوزے در خلوتِ صحرا بہ
لیکن چہ کُنم کارے با انجمن دارم

غزلیات

Marfat.com

ظلم کر دے نہ تیرا مائل فریاد مجھے
اِس قدر بھی نہ ستا او ستم ایجاد مجھے

رات پڑتی ہے تو آتا ہے کوئی یاد مجھے
تو نے رکھا نہ کہیں قابل ناشاد مجھے

جو خوشی آپ کی وہ میری خوشی بِسْمِ اللہ
آپ کرتے ہیں تو کردیجئے برباد مجھے

پوچھتے کیا ہو میرا حالِ پریشاں مجھ سے
ایسا کھویا ہوں کہ کچھ بھی نہ رہا یاد مجھے

میں قفس ہی سے گلستان کا نظارہ کر لوں
اتنی رخصت نہیں دیتا میرا صیّاد مجھے

رکھ سکے ہاتھ بھلا کون کسی کے منہ پر
لوگ کہتے ہیں تیرا کشتۂ بے داد مجھے

لینے دیجیے ابھی اِس دل کو اسیری کے مزے
ابھی کیجیے نہ خمِ زلف سے آزاد مجھے

بھول جاؤں میں زمانے کو تیری چاہت میں
یاد تیری رہے اللہ کرے یاد مجھے

اُس کی یادوں سے نصیرؔ آج بھی دل ہے آباد
بھول کر بھی نہ کیا جس نے کبھی یاد مجھے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

کاش حاصل مجھے یہ رنگِ تماشا ہوتا
روز و شب سامنے تیرا رُخِ زیبا ہوتا

رونقیں آتیں ، خوشی ہوتی ، نکلتے ارماں
تم قدم رکھتے مِرے گھر میں تو کیا کیا ہوتا

پھر مجھے عشق میں معذور سمجھتا ناصح
میری آنکھوں سے جو اُس نے تُجھے دیکھا ہوتا

مہماں ہے کوئی دم کا یہ تمہارا بیمار
تُم بھی آ جاتے جو بالیں پہ تو اچّھا ہوتا

یوں نہ ٹھکراؤ اگر دے ہی دیا دِل تم کو
دِل تُمہارا جو نہ ہوتا تُو یہ کس کا ہوتا

بادِ نخوت سے تنک ظرف رہا ، ورنہ حباب
جھانکتا اپنے گریباں میں تو دریا ہوتا

جگمگاتیں مِرا آنگن وہ روپہلی کرنیں
کاش وہ چاند مِرے گھر میں بھی اُترا ہوتا

ہر گھڑی اُس کی معیّت کا تصوّر ہے نصیؔر
یہ بھی ہوتا نہ مرے ساتھ تو تنہا ہوتا

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نہ تُم آئے شبِ وعدہ ، پریشاں رات بھر رکھّا
دِیا اُمّید کا میں نے جلا کر تا سحر رکھّا

وہی دِل چھوڑ کر مجھ کو کسی کا ہو گیا آخر
جسے نازوں سے پالا ، جس کو ارمانوں سے گھر رکھّا

جبیں کو مل گئی منزل ، مذاقِ بندگی اُبھرا
جنوں میں ڈوب کر جس دم تری چوکھٹ پہ سر رکھّا

کہاں ہر ایک تیرے درد کی خیرات کے لائق
کرم تیرا کہ تُو نے مجھ کو بربادِ نظر رکھّا

غمِ دُنیا و مافیھا کو رُخصت کر دیا میں نے
ترا غم تھا جسے دل سے لگائے عُمر بھر رکھّا

سنا ہے کُھل گئے تھے اُن کے گیسو سیرِ گلشن میں
صبا تیرا بُرا ہو تو نے مجھ کو بے خبر رکھّا

یہ اُس کے فیصلے ہیں جس کے حق میں جو بھی کر ڈالے
کسی کو دَر دِیا اپنا ، کسی کو دربدر رکھّا

کبھی گزریں تو شاید دیکھ لوں میں اِک جھلک اُن کی
اِسی اُمیّد پر مدفن قریب رہ گزر رکھّا

بھری محفل میں نا حق رازِ اُلفت کر دیا اِفشا
محبت کا بھرم تو نے نہ کچھ اے چشم تر ! رکھّا

جو خط اوروں کے آئے ، اُس نے دیکھے دیر تک ، لیکن
مرا خط ہاتھ میں لے کر اِدھر دیکھا اُدھر رکھّا

کوئی اُس طائر مجبور کی بے چارگی دیکھے
قفس میں بھی جسے صیّاد نے بے بال و پر رکھّا

یہ ممکن تھا ہم آ جاتے خرد مندوں کی باتوں میں
خوشا قسمت کہ فطرت نے ہمیں آشفتہ سر رکھّا

سر آنکھوں پر جسے اپنے بٹھایا عُمر بھر ہم نے
اُسی ظالم نے نظروں سے گرا کر عُمر بھر رکھّا

کہاں جا کر بھلا یوں دربدر کی ٹھوکریں کھاتے
نصیؔر اچھّا کیا تم نے ہمیشہ ایک در رکھّا

عنایت ہے یہ تجھ پر اے نصیؔر اُستادِ فطرت کی
کہ جو بھی لفظ رکھا شعر میں ، مثلِ گہر رکھّا

☆☆☆☆☆

Marfat.com

❁

سُوئے گلشن وہ ترا گھر سے خراماں ہونا
سرو کا جھومنا ، غنچوں کا غزل خواں ہونا

خوبرو گرچہ ہوئے اور بھی لاکھوں ، لیکن
تُجھ سے مُخصوص رہا خسروِ خوباں ہونا

زندگی بھر کی تمناؤں کا ٹھہرا حاصل
سامنے تیرے مرا خاک میں پنہاں ہونا

گھر میں وہ آئے تو ، نہیں پاس کچھ اشکوں کے سوا
آج محسوس ہوا بے سرو ساماں ہونا

یہ تو اندر کا مِرے درد ہے ، دُکھ ہے ، غم ہے
میرے رونے پہ کہیں تُم نہ پریشاں ہونا

یوں مِری آنکھ سے اُس چاند کا ہونا اوجھل
ہے سُہاگن کی بھری گود کا ویراں ہونا

Marfat.com

واعظ شہر کی تقدیر میں یا ربّ ! جنت
میری قسمت میں ہو خاکِ درِ جاناں ہونا

خاک سے ہو کے ، مرا خاک میں جانا مر کر
اپنے ہی گھر میں ہو جیسے مرا مہماں ہونا

دل ہزاروں کے پریشاں کیے دیتا ہے
اِک ترے دوش پہ زُلفوں کا پریشاں ہونا

سامنے پا کے تجھے کیوں نہ مریں تجھ پر
کام پروانوں کا ہے شمع پہ قرباں ہونا

تم نے دریا ہی کو دیکھا ہے اُٹھاتے طوفاں
آج دیکھو کسی قطرے کا بھی طوفاں ہونا

مُنتخَب جس کو وہ فرمائے ، یہ اُس کی مرضی
کارِ ہر سنگ نہیں لعل بدخشاں ہونا

جتنا مُشکل ہے کسی اور کو کرنا تسلیم
اتنا مُشکل نہیں کافر کا مسلماں ہونا

Marfat.com

شعر میں شرط ہے معیارِ تغزّل ورنہ
کُچھ بڑی بات نہیں صاحب دیواں ہونا

دے جو شاہی تجھے آواز ، تو مت بھول نصیؔر
اس سے بہتر ہے گدائے شہِ جیلاں ہونا

فقر کا تاج جو رکھے ہوئے ہوں سر پہ نصیؔر
ہیچ ہے اُن کے لئے وقت کا سلطان ہونا

☆☆☆☆☆

لُوٹے ہے دل والوں کو رنگِ تُرکانہ تیرا
دُنیا دیوانی تیری ، عالَم دیوانہ تیرا

پیتے ہیں قسمت والے ساقی پیمانہ تیرا
رِندوں کی جائے سجدہ ، بابِ میخانہ تیرا

گلشن کا پتّہ پتّہ جھومے آمد پر تیری
مُوجوں میں ڈالے ہلچل ساحل پر جانا تیرا

ارض و سما بھی کم ہیں تیری وُسعت کے آگے
حیرت میں ہوں یہ سُن کر ، دل ہے کاشانہ تیرا

تُو ہے وہ سّرِ مستی ، تُو ہے وہ رازِ ہستی
آساں ہے کھونا خود کو ، مُشکل ہے پانا تیرا

Marfat.com

قائم ہے میرا تجھ سے چولی دامن کا رشتہ
تُو ہے جو شمعِ محفل ، میں ہوں پروانہ تیرا

تُو ہے وہ جانِ عالم ، شاہِ خوبانِ عالم
خلقت متوالی تیری ، عالم مستانہ تیرا

تیرے قدموں کا بوسہ لینے کو اُٹھ بیٹھوں گا
مجھ کو کر دے گا زندہ ، مَرقدَ پر آنا تیرا

جلوہ دِکھلا دے اب تو اپنے نصیرؔ کو تُو
بیٹھا ہے در پر تیرے کب سے دیوانہ تیرا

☆☆☆☆☆

Marfat.com

رِند پیتے رہیں ، چلتا رہے پیمانہ ترا - یونہی روزانہ ترا
پیرا میخانہ ! سلامت رہے میخانہ ترا - جام و پیمانہ ترا
میری گھٹی میں پڑی ہے تری چاہت ساقی - رہے یارب باقی
میں ہوں عاشق ترا ، مجنوں ترا ، دیوانہ ترا - یعنی مستانہ ترا
حُسنِ اعمال سے خالی سہی میرا دامن - کوئی خوبی ہے نہ فن
میری بخشش کے لیے کم نہیں کہلانا ترا - مجھ کو اپنانا ترا
ہم غریبوں پہ بھی پڑ جائے اگر ایک نظر - گو سرِ راہ گزر
کیا بگڑ جائے گا اے مُرشدِ میخانہ ترا - دل ہے شاہانہ ترا
وہ مچلنا ترے در پر ترے متوالوں کا - تیرے بد حالوں کا
دیکھ لینا وہ بہ اندازِ کریمانہ ترا - گاہ گاہانہ ترا
کعبہ و دیر میں محدود تجھے کیوں جانوں - مُنحصر کیوں مانوں
کوئی ٹُوٹا ہوا دل بھی تو ہے کاشانہ ترا - ہے یہ فرمانا ترا
چھین کر لے گیا زاہد کا غُرورِ تقویٰ - اور شعُورِ تقویٰ
مجھ سے اک رندِ خرابات کو اپنانا ترا - در پہ بلوانا ترا

Marfat.com

اُس کا معیارِ جنوں، صرف تری شمعِ جمال - اے مرے ماہِ کمال
یعنی ہر شمع پہ مرتا نہیں پروانہ ترا - ہو کے دیوانہ ترا

کیا عجب دَور تھا آغازِ محبّت کا وہ دَور - صبر میرا ترا جَور
اک تماشا تھا تڑپنا مِرا، تڑپانا ترا - اُس پہ اِترانا ترا

آ بنا دے مرے دل کو بھی تجلّی خانہ - اپنا ہی کاشانہ
منتظر کب سے ہوں اے جلوۂ جانانہ ترا - مُستمندانہ ترا

دیدنی تھی ترے شیدا کی وہ مرگِ حسرت - وقتِ آخر حالت
چل بسا دُنیا سے کہتے ہوئے افسانہ ترا - حرفِ و داعانہ ترا

کُفر و ایمان کے چکرّ میں پڑے کیوں یہ نصیؔر - یہ ترے در کا فقیر
دونوں گھر تیرے ہیں، کعبہ ترا، بت خانہ ترا - اپنا بیگانہ ترا

☆☆☆☆☆

Marfat.com

کم ہوا اُن کا غصّہ کچھ
خیر سے اُترا دریا کچھ

اپنوں نے آنکھیں پھیریں
اب دُنیا کو سمجھا کچھ

یہ معمولی بات نہیں
سب کچھ ہو کے نہ ہونا کچھ

خواہ مخواہ کی تُو تُو مَیں
لینا اور نہ دینا کچھ

ہم تو آپ کے اپنے ہیں
ہم سے نہ رکھئے پروا کچھ

سب کو چُپ لگ جائے گی
میں بھی اگر بُول اُٹّھا کچھ

آپ کو اپنی فکر تو ہے
میرے لیے بھی سوچا کچھ؟

مِل جُل کر شاید کچھ ہو
ہو نہ سکے گا تنہا کچھ

بزم پہ سحر سا طاری ہے
پڑھ دیا اُس نے ایسا کچھ

مے، وہ بھی ہاتھوں سے ترے
ساقی ! اور ابھی لا کچھ

یہ اجمال تو وہ تفصیل
ذرّہ کچھ ہے دریا کچھ

ایک حقیقت کے ہوتے
قطرہ کچھ ہے صحرا کچھ

اب کیا مانگ رہے ہو تم
مل تو گیا ہے اِتنا کچھ

تم جانو یا جانے غیر
اِس میں نہیں ہے میرا کچھ

Marfat.com

حرص کا یہ عالم توبہ ۔۔۔ اُس نے دیا ہے تھوڑا کچھ
اے زردار ! مزا تب تھا ۔۔۔ دُنیا سے لے جاتا کچھ
جس نے اُن کو دیکھ لیا ۔۔۔ اُس نے اور نہ دیکھا کچھ
اُن کی چاہت میری دُھن ۔۔۔ نکلے خواہ نتیجہ کچھ
کرنے سے کچھ ہوتا ہے ۔۔۔ خود سے نہیں ہو جاتا کچھ

اُن پہ نصیرؔ نہ مرتے ہم
اِس میں ہاتھ ہے دِل کا کچھ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

کھا گئے ہم بھی دھوکہ کچھ
سمجھے کچھ تھے ، نکلا کچھ

لوگوں کا مت پُوچھو حال
محفل میں کچھ ، تنہا کچھ

یہ بھی کیا دستور ہوا
کہنا کچھ تو کرنا کچھ

گردشِ وقت نے پیس دیا
ہم بھی تھے ورنہ کیا کیا کچھ

آپ ہی آپ نظر آئے
اور نہ ہم نے دیکھا کچھ

وہ تُو مَیں نے صبر کیا
مُجھ پہ ہوا ہے تھوڑا کچھ؟

وقت کے سُلطاں ! ہاتھ بڑھا
در سے فقیر کے لے جا کچھ

ورنہ کل پچھتائے گا
دُنیا ہی میں کر جا کچھ

گزری خیر ، تم آ نکلے
ورنہ مجھے ہو جاتا کچھ

اُس کا درد وہی جانے
جو لگتا ہو جس کا کچھ

وہ بھی وہ ہیں مَیں بھی مَیں
ہو گا آج تماشا کچھ

اور سنو گے مجھ سے کیا
کہہ تو دیا ہے اتنا کچھ

یہ تو وقت بتائے گا
ہم میں کون ہے کتنا کچھ

کر لیے لاکھ جتن سب نے
پھر بھی نہ میرا بگڑا کچھ

سب کچھ اوپر والے کا میرا اور نہ تیرا کچھ
قاصد ! بات ہو دو لفظی وہ نہ سمجھ لیں کچھ کا کچھ
علم و بالِ جاں نکلا کاش نہ آتا جاتا کچھ
مَیں اُن کا وہ میرے ہیں مُجھ کو نہیں اب پروا کچھ
مَیں کیا جانوں واعظ کو میرا نہیں وہ لگتا کچھ
اُن کا نصؔیر ہوں دیوانہ
کہتی پھرے اب دُنیا کچھ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

بس یہی سوچ کے پہروں نہ رہا ہوش مجھے
کردیا ہو نہ کہیں تو نے فراموش مجھے
تیری آنکھوں کا یہ میخانہ سلامت ساقی
مست رکھتا ہے ترا بادۂ سرجوش مجھے
ہچکیاں موت کی آنے لگیں اب تو آ جا
اور کچھ دیر میں شاید نہ رہے ہوش مجھے
کب کا رسوا مرے اعمال مجھے کر دیتے
میری قسمت کہ ملا تجھ سا خطا پوش مجھے
کس کی آہٹ سے یہ سویا ہوا دل جاگ اُٹھا
کر دیا کس کی صدا نے ہمہ تن گوش مجھے
یاد کرتا رہا تسبیح کے دانوں پہ جسے
کر دیا ہے اُسی ظالم نے فراموش مجھے
ایک دو جام سے نیّت مری بھر جاتی تھی
تِری آنکھوں نے بنایا ہے بلا نوش مجھے

Marfat.com

جیتے جی مجھ کو سمجھتے تھے جو اِک بارِ گراں
قبر تک لے کے گئے وہ بھی سرِ دوش مجھے

مجھ پہ کُھلنے نہیں دیتا وہ حقیقت میری
حَجلۂ ذات میں رکھتا ہے وہ رُوپوش مجھے

صحبتِ میکدہ یاد آئے گی سب کو برسوں
نام لے لے کے مرا روئیں گے مے نوش مجھے

بُوئے گُل مانگنے آئے مرے ہونٹوں سے مہک
چومنے کو ترے مل جائیں جو پاپوش مجھے

زندگی کے غم و آلام کا مارا تھا مَیں
ماں کی آغوش لگی قبر کی آغوش مجھے

دے بھی سکتا ہوں نصیرؔ اینٹ کا پتھر سے جواب
وہ تو رکھّا ہے مِرے ظرف نے خاموش مجھے

کوئی کرتا ہے نصیرؔ آج مجبورِ فغاں
وہ تو رکھّا ہے مِرے ظرف نے خاموش مجھے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

کسی کو تجھ سے بڑھ کر جلوۂ ساماں کون دیکھے گا
تجھے دیکھے گی دُنیا ، ماہِ تاباں کون دیکھے گا

اُسے دیکھا سرِدار و رسن ہم نے تو سر دے کر
ہمارے بعد دیکھیں رُوئے جاناں کون دیکھے گا

میری میّت کو کاندھا آج اگر وہ دے نہیں سکتے
تو کل جا کر بھلا گورِ غریباں کون دیکھے گا

سکوتِ بام و در ، آثارِ وحشت ، رنجِ تنہائی
بھری دُنیا میں ہم سا خانہ ویراں کون دیکھے گا

ارے واعظ ، حسابِ حشر سے ایسا بھی کیا ڈرنا
وہ بخشش پر تُلے تو فردِ عصیاں کون دیکھے گا

سُنو زِندانیو ضبطِ جنُوں عہدِ خزاں تک ہے
بہارِ آئی تو پھر دیوارِ زنداں کون دیکھے گا

جہاں میں اور بھی ہوں گے تمہارے دیکھنے والے
مگر میری طرح تم کو مری جاں کون دیکھے گا

Marfat.com

رہے گا یہ تحیر تادمِ آرائشِ گیسو
پھر اِس کے بعد آئینے کو حیراں کون دیکھے گا

تُمھی کو دل دیا تم سے ہی اِس دل کو اُمیدیں ہیں
اگر دیکھا نہ تم نے دل کے ارماں کون دیکھے گا

کھڑا ہوں منتظر در پر نصیؔر اُن کی اجازت کا
اشارا مل گیا تو سوئے درباں کو دیکھے گا

نصیؔر اِس دَور میں پھر بھی غنیمت ہے وجود اپنا
ہمارے بعد ہم جیسا سخن داں کون دیکھے گا

☆☆☆☆☆

Marfat.com

عہد پختہ کیا رندوں نے یہ پیمانے سے
خاک ہو جائیں گے نکلیں گے نہ میخانے سے

میرے ساقی ہو عطا مجھ کو بھی پیمانے سے
فیض پاتا ہے زمانہ ترے میخانے سے

کر ہی لیتا کبھی پینے سے میں توبہ ، لیکن
باز آتی نہیں آنکھیں تری پلوانے سے

مُجھ سے پوچھے کوئی کیا مُجھ پہ جُنوں میں گزری
قیس و فرہاد کے قصے تو ہیں افسانے سے

پیر میخانہ سلامت رہے تیری نسبت
بات بن جائے گی اپنی ، ترا کہلانے سے

واعظ شہر کی توبہ نہ کہیں ٹوٹی ہو
آج ھُو حق کی صدا آتی ہے میخانے سے

رند کے ظرف پہ ساقی کی نظر رہتی ہے
اِسے چُلّو سے پلا دی ، اُسے پیمانے سے

کون یہ آگ لگا دیتا ہے معلوم نہیں
روز اُٹھتا ہے دُھواں سا مرے کاشانے سے

شکوہَ ترکِ ملاقات بجا ہے ، لیکن
جس نے پی ہو وہ نکلتا نہیں میخانے سے

اِس سے بہتر نہ ملے فرشِ سکینت شاید
ہم پکاریں گے اُنہیں بیٹھ کے ویرانے سے

بے سہارا ہوں ، بوڑھاپے میں کہاں جاؤں نصؔیر
اب جنازہ ہی اُٹھے گا مرا میخانے سے

☆☆☆☆☆

ہم سا بھی ہو گا جہاں میں کوئی ناداں جاناں
بے رُخی کو بھی جو سمجھے ترا احساں جاناں
جب بھی کرتی ہے مرے دل کو پریشاں دُنیا
یاد آتی ہے تری زلفِ پریشاں جاناں
میں تری پہلی نظر کو نہیں بھُولا اب تک
آج بھی دل میں ہے پیوست وہ پیکاں جاناں
ہم سخن ہو کبھی آ ئینے سے باہر آ کر
اے مری روح ! مرے عکسِ گریزاں جاناں
دشت گلرنگ ہے کس آبلہ پا کے خوں سے
کر گیا کون بیاباں کو گلستان جاناں
مجھ سے باندھے تھے بنا کر جو ستاروں کو گواہ
کر دیئے تُو نے فراموش وہ پیماں جاناں

کبھی آتے ہوئے دیکھوں تجھے اپنے گھر میں
کاش پورا ہو مرے دل کا یہ ارماں جاناں

اک مسافر کو ترے شہر میں موت آئی تھی
شہر سے دور نہیں گورِ غریباں جاناں

یہ ترا حسن، یہ کافر سی ادائیں تیری
کون رہ سکتا ہے ایسے میں مُسلماں جاناں

کیوں تجھے ٹوٹ کے چاہے نہ خدائی ساری
کون ہے تیرے سوا یُوسفِ دوراں جاناں

نغمہ و شعر مرے ذوق کا حصّہ کب تھے
تیری آنکھوں نے بنایا ہے غزلخواں جاناں

جاں بہ لب ، خاک بسر ، آہ بہ دل ، خانہ بدوش
مجھ سا کوئی بھی نہ ہو بے سروساماں جاناں

یہ تو پوچھ اس سے کہ جس پر یہ بلا گزری ہے
کیا خبر تجھ کو کہ کیا ہے شب ہجراں جاناں

وہ تو اک نام تمھارا تھا کہ آڑے آیا
ورنہ دھر لیتی مجھے گردشِ دوراں جاناں

Marfat.com

یہ وہ نسبت ہے جو ٹوٹی ہے نہ ٹوٹے گی کبھی
میں ترا خاک نشین ، تو مرا سلطاں جاناں
لطف آ جائے کہ خاموش کھڑی ہو دنیا
میں چلوں حشر میں کہتے ہوئے جاناں جاناں
در پہ حاضر ہے ترے، تیرا نصیؔرِ عاصی
تیرا مُجرم، تِرا شرمندۂ احساں جاناں

☆☆☆☆☆

کسی کافر کو نہ دیں دار کو اپنا کرنا
ایک لمحے کے لئے یار کو اپنا کرنا

عشق میں قُرب کا ارمان بھی کیا ارماں ہے
سائے کو چھوڑنا ، دیوار کو اپنا کرنا

ہمیں بھُولی نہیں اب تک وہ وفا کی چالیں
یاد ہے اُس بُتِ عیّار کو اپنا کرنا

کِرچیاں چُننا سدا اپنے انا پیکر کی
اپنے ٹُوٹے ہُوئے پندار کو اپنا کرنا

اُس کی بانہوں کے سہارے کی تمنا ، جیسے
دھوپ میں سایۂ دیوار کو اپنا کرنا

تُو ہی وہ یُوسفِ دوراں ہے کہ آتا ہے جسے
اِک جھلک میں بھرے بازار کو اپنا کرنا

اپنے ہو کر بھی یہ اپنے نہیں بنتے ، اپنے
ہوسکے تو دلِ اغیار کو اپنا کرنا

Marfat.com

وہ تو اِک بات تھی ، ہم جس پہ اڑے بیٹھے ہیں
ورنہ آتا ہے ہمیں یار کو اپنا کرنا
دل کے بدلے میں جو دل مانگے تو پھر ، بسم اللہ
جنسِ اُلفت کے خریدار کو اپنا کرنا
پاکبازوں کا بہا لے گیا زَعمِ تقویٰ
یہ تِرا مجھ سے گنہگار کو اپنا کرنا
لاکھ اندھوں کی خجالت سے کہیں بہتر ہے
صرف اک دیدۂ بیدار کو اپنا کرنا
نازِ بے جا نہ اُٹھانا کسی اہل زَر کے
کسی مفلس کے دلِ زار کو اپنا کرنا
غمِ فرقت میں تڑپنا ہے مقدرّ اپنا
اپنی قسمت میں کہاں یار کو اپنا کرنا
روز مرّہ کا یہ ہے کھیل نصیؔر اُن کے لئے
ایک دو باتوں میں دو چار کو اپنا کرنا

☆☆☆☆☆

Marfat.com

ہر طرف سے جھانکتا ہے رُوئے جانانہ مجھے
محفلِ ہستی ہے گویا آئینہ خانہ مجھے

اِک قیامت ڈھائے گا دُنیا سے اُٹھ جانا مرا
یاد کر کے روئیں گے یارانِ میخانہ مجھے

دل ملاتے بھی نہیں دامن چھڑاتے بھی نہیں
تم نے آخر کیوں بنا رکھّا ہے دیوانہ مجھے

یا کمالِ قُرب ہو یا انتہائے بُعد ہو
یا نبھانا ساتھ یا پھر بھُول ہی جانا مجھے

اُنگلیاں شب زادگانِ شہر کی اُٹھنے لگیں
میرے ساقی دے ذرا قندیلِ میخانہ مجھے

تُو ہی بتلا اِس تعلّق کو بھلا کیا نام دوں
ساری دُنیا کہہ رہی ہے تیرا دیوانہ مجھے

جس کے سنّاٹے ہوں میری خامشی سے ہم کلام
کاش مل جائے نصیرؔ اِک ایسا ویرانہ مجھے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

❁

کبھی اُن کا نام لینا ، کبھی اُن کی بات کرنا
مرا ذوق اُن کی چاہت ، مرا شوق اُن پہ مرنا
وہ کسی کی جھیل آنکھیں وہ مری جنوں مزاجی
کبھی ڈوبنا اُبھر کر کبھی ڈوب کر اُبھرنا
ترے منچلوں کا جگ میں یہ عجب چلن رہا ہے
نہ کسی کی بات سُننا نہ کسی سے بات کرنا
شب غم نہ پوچھ کیسے ترے مبتلا پہ گزری
کبھی آہ بھر کے گرنا کبھی گر کے آہ بھرنا
وہ تری گلی کے تیور وہ نظر نظر پہ پہرے
وہ مرا کسی بہانے تجھے دیکھتے گزرنا
کہاں میرے دل کی حسرت کہاں میری نارسائی
کہاں تیرے گیسوؤں کا ترے دوش پر بکھرنا

Marfat.com

تجھے دیکھ کر نہ جانے ابھی کیوں ہیں لوگ زندہ
ہے عجیب مذاقی تجھے دیکھ کر نہ مرنا
ترے سامنے سے آ کر کوئی آئینہ ہٹا دے
کہ بڑھا رہا ہے اُلجھن تری زلف کا سنورنا
مرا آشیاں جلا دے نہیں اِس کا خوف ، لیکن
نہ قفس میں قید کرکے مرے بال و پر کترنا
چلے لاکھ چال دُنیا ، ہو زمانہ لاکھ دشمن
جو تری پناہ میں ہو اُسے کیا کسی سے ڈرنا
وہ کریں گے ناخدائی تو لگے گی پار کشتی
ہے نصیرؔ ورنہ مشکل پار یوں اُترنا

☆☆☆☆☆

''چکر میں''

گزر جائے ہماری عُمر پیمانے کے چکرّ میں
خدا مشغول رکھّے اُن کے میخانے کے چکرّ میں
مبادا دھجیّاں چنتے پھرو جیب و گریباں کی
نہ پڑنا اُن کے دیوانے کو سمجھانے کے چکرّ میں
کرشمہ کوئی دکھلا کر رہے گی گردشِ دوراں
کہ ہے تاریخ پھر سے خود کو دہرانے کے چکرّ میں
گوارا تھا نہ میخانے کا جن کو نام تک لینا
سُنا ہے آج کل وہ بھی ہیں میخانے کے چکرّ میں
ہمیں پیرانہ سالی میں بھی پیری سے تامّل ہے
جوانی میں بھی تم ہو پیر بن جانے کے چکرّ میں

Marfat.com

کہاں واعظ کہاں یہ منہ اندھیرے قصدِ میخانہ
یہ حضرت بھی ہیں شاید پینے پلوانے کے چکّر میں

اثر ہو خاک مجھ پر شیخ کی تسبیح رانی کا
کہ مُرغِ دیدہ ور آتا نہیں دانے کے چکّر میں

یہ دنیا آنی جانی ہے، یہاں ہر آن رہتا ہے
کوئی آنے کے چکّر میں، کوئی جانے کے چکّر میں

زہے قسمت نہ چُھوٹا مجھ سے میخانے کا دروازہ
رہا ہر چند واعظ مجھ کے بہکانے کے چکّر میں

وہ آ پہنچے تو پھر کیا تھا بدن میں رُوح لَوٹ آئی
مری میّت کو تھے احباب دفنانے کے چکّر میں

تم اس دنیا میں بس دنیا کے ہو کر نہ رہ جانا
نہ کھو دینا کہیں خود کو، اِسے پانے کے چکّر میں

الٰہی! آبرو رکھنا تم اپنے سادہ بندوں کی
کہ بے پیرے بھی ہیں کچھ پیر بن جانے کے چکّر میں

مشائخ، مولوی، حُفّاظ، مفتی، نعت خواں، قاری
یہ سب برطانیہ جاتے ہیں نذرانے کے چکّر میں

Marfat.com

سمجھ پایا نہ میری مے کشی کے راز کو واعظ
رہا کم بخت مجھ کو راہ پر لانے کے چکرّ میں
جو سمجھیں رشتۂ انسانیت کو آخری رشتہ
نہیں پڑتے کبھی وہ اپنے بیگانے کے چکرّ میں
کوئی دیکھے نصیرؔ! اپنی یہ طولِ عُمر کی خواہش
کہ جینا چاہتے ہیں اُن پر مر جانے کے چکرّ میں

☆☆☆☆☆

Marfat.com

۞

ہر بول اُس کا رُوح کے آزار چاٹ لے
جس کی زبان خاکِ درِ یار چاٹ لے

گُل چیں نہ پا سکا کبھی جوہر پہ دسترس
مشکل ہے کوئی پھول کی مہکار چاٹ لے

ملتا ہے اور تشنگیِ راہرو کو چین
پانی جو آبلے کا کوئی خار چاٹ لے

رہتا ہے زلفِ یار تری چھاؤں میں یہ دل
جب تیز دھوپ سایۂ اشجار چاٹ لے

مِٹتا نہیں کسی سے بھی رسوائیوں کا داغ
کس کی مجال، سُرخیِ اخبار چاٹ لے

مِل پائے ایسے قاتلِ شاطر کا کیا ثبوت
جو قتل کر کے خنجر خونخوار چاٹ لے

ایسے میں کیا پٹے کوئی سودا سرِ دکاں
بائع جب اُٹھ کے مغزِ خریدار چاٹ لے

Marfat.com

اے خوش قدم! ذرا نظرِ بد سے ہوشیار
ایسا نہ ہو کہ شوخیِ رفتار چاٹ لے

اس خوف سے وہ رکھتے ہیں زلفیں لپیٹ کر
افعی کہیں نہ زلف کا رُخسار چاٹ لے

واعظ کی بات دل میں جو اُترے تو کس طرح
جب کان اس کی کثرتِ گُفتار چاٹ لے

اِترایئے نہ شوکتِ فانی پہ اس قدر
دیمک کہیں نہ کرسی سرکار چاٹ لے

منکر جو ہو نصؔیر کے فضل و کمال کا
کہہ دو اُسے ،نوشتۂ دیوار چاٹ لے

☆☆☆☆☆

نوٹ:ایک شاعر صاحب نے امتحان کے طور پر اس زمین میں ایک مصرع کہہ کر بھیجا کہ اگر نصؔیر صاحب اس میں پانچ شعر بھی کہہ دیں تو میں انہیں استاد مان جاؤں گا۔میں نے بارہ شعر کہہ کر بھیج دیے اور ساتھ لکھ بھیجا کہ آپ مجھے اُستاد اب بھی نہ مانیں، بلکہ اساتذۂ فن کے زمرہ تلامذہ ہی میں رہنے دیں۔غزل کہہ کر بھیج رہا ہوں۔(نصؔیر)

Marfat.com

غزل در زمین خواجہ حافظ شیرازیؒ

خدا دہد بہ صبا اجرِ خدمتِ پرواز
که آورد خبر از دلربائے مُلکِ حجاز

دُعا کنند اسیرانِ سُنبلِ جُعدش
که باد تا بہ ابد عمرِ زُلفِ یار دراز

مرو مرو پس مرگم تُو از سرِ بالیں
بیا بیا کہ درِ چشم شوق دارم باز

زہے نصیب ، تو سلطان و من گدائے درت
ہزار شکر منم بندہ و تُو بندہَ نواز

زیارتِ رُخ ساقی بمیکدہ خوشتر
ز بانگ واعظِ خام و ز شیخِ شعبدہ باز

مکن مقابلہَ حُسنِ اُو بحُسنِ کسے
کہ ہست دلبرم از جملہ دلبراں ممتاز

سلام من بہ گروہے کہ بے زمان و مکاں
بہ طاق ابروئے جاناں ادا کنند نماز
سر از لحَدَ بدر آرند بہرِ پا بوسی
گہے گزر بہ سرِکَشتہ گانِ غمزہ وناز
حضور دل طلبی، با شکستگی خُوکن
تُو خلق راچہ فریبی بسجدہ ہائے دراز
سِپندَ دار بَتَم روز و شب بہ آتشِ ہجر
نہ ہمدمے نہ رفیقے نہ مُونس و دم ساز
میار جنسِ دُوئی بر دکانِ یکتائی
مبین ز شرک نگاہی بحُسنِ بے انباز
بہ اوجِ حسن حقیقت کجا رسد نظرش
گزشت ہر کہ نہ از پل صراطِ عشق مجاز
بزیرِ خاک برنگِ عروس خوابیدند
فُغاں کہ ہیچ نیابم ز رفتہ گاں آواز
بیا بہ دُردیِ پیر مُغاں قناعت کن
کنارہ گیر ز حلوا خورانِ مطبخ آز

Marfat.com

بہ شکرِ آنکہ شُدی کامل النّصاب چو بدر
بدہ بہ قاسیہ قلباں زکوٰۃِ سوز و گداز
طریقِ اہلِ ادب نیست سرکشی کردن
تُو شمع وار در آتش بسوز و سر مفراز
قبول کن ز رہِ لطف آنچہ آوردیم
کہ مُفلسیم و نداریم جز متاعِ نیاز
رسید بر درِ تو با ہزار حسرتِ دل
مرّاں نصیرؔ حزیں را ز آستانہ ناز
غرض تتبعِ طرز است در غزل ، ورنہ
کُجا نصیرؔ و کُجا شعرِ حافظؔ شیرازؒ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

خمریات

Marfat.com

نورِ باری سے چارسُو روشن

ہستی ہے ترے کرم سے یارب! ہستی
معمور تجھی سے ہے بلندی پستی
تیرے ہی نور سے ہے روشن روشن
نگری نگری ، ہر ایک بستی بستی

وحدت و کثرت

ڈھونڈا ہے اُسے خانہ بہ خانہ ہم نے
وحدت کو تو کثرت ہی سے مانا ہم نے
خُورشید کو ظُلمت نے کیا ہے ممتاز
تنزیہہ کو تشبیہ سے جانا ہم نے

شہِ طیبہؐ کا مقام

کونین ہیں اُس ذاتِ گرامی کے لیے
جُھکتے ہیں مہ و مہر سلامی کے لیے
اللہ اللہ ! شہِ طیبہ کا مقام
مامور ہیں جبریل غلامی کے لیے

آمدِ ابرِ بہار

اب دیکھیئے کب تک وہ نگار آتا ہے
اُٹھی ہے گھٹا ایسی کہ پیار آتا ہے
یہ جام، یہ مینا، یہ سُبُو بادہ بہ لب
میخانہ لیے ابرِ بہار آتا ہے

Marfat.com

چمن میں آمدِ یار

اشجار ہیں وجد میں' ہلے جاتے ہیں
شاخوں کے سرے گلے ملے جاتے ہیں
کیا ساتھ لیے اُن کو بہار آ پہنچی
خنداں ہے چمن' پھول کھلے جاتے ہیں

رند کا قبلۂ شوق

ہر رند یہاں محوِ دعا ہوتا ہے
طاعت کا جو حق ہے' وہ ادا ہوتا ہے
میخانے میں رند کے لیے قبلۂ شوق
ساقی کا نشانِ کفِ پا ہوتا ہے

Marfat.com

اُجڑے گلزار میں بہار

اُمید کے غُنچوں پہ نکھار آ جائے
بیتاب تمنّا کو قرار آ جائے
آ جائے جو ہنستے ہوئے وہ شوخ ادا
اُجڑے گلزار میں بہار آ جائے

میرے گھر میں اُجالا

اربابِ وفا کا بول بالا ہو گا
جینے کا اب انداز نرالا ہو گا
سنتا ہوں وہ آرہے ہیں میری جانب
اب تو مرے گھر میں بھی اُجالا ہوگا

Marfat.com

فضائے ہستی کی بے کیفی

کیا خاک جسے دہر میں پائے ہستی
سیلاب کی زد میں ہے بنائے ہستی
گُل، چاک جگر ہیں، دم بخود ہیں، غُنچے
بے کیف ہے کس درجہ فضائے ہستی

مقامِ گدائے درِ ساقی

تو زمزمۂ سازِ بقا ہے ساقی
جو تیرا ہوا، اُس کا خدا ہے ساقی
سلطانِ جہانگیر جسے کہتے ہیں
وہ شخص ترے در کا گدا ہے ساقی

Marfat.com

مست نگاہی ساقی

بادہ نہیں، رنگینیٔ ہستی بھر دے
میرے لیے مہنگی ہو کہ سستی بھر دے
کافی ہے مجھے مست نگاہی ساقی
پیمانے میں مُسکرا کے مستی بھر دے

تابِ نظارہ کہاں

اِس راہ میں عُشّاق کے سر جاتے ہیں
اُلفت میں تری، جی سے گزر جاتے ہیں
دِیدار کی تاب تو انہیں کیا ہوتی؟
پرچھائیں تری دیکھ کے مر جاتے ہیں

Marfat.com

صبحِ وطن یاد آئی

تزئینِ گُل و سَرو و سمن یاد آئی
کُہسار پہ سُورج کی کرن یاد آئی
شامِ غربت نے جب ستایا دل کو
تابندگیِ صبحِ وطن یاد آئی

خندۂ گل نے رُلایا

تقدیر نے کانٹے ہی فقط بوئے ہیں
ہم رات بھر آرام سے کب سوئے ہیں
پھولوں کو جو گلزار میں ہنستے دیکھا
شبنم کی طرح پھُوٹ کے ہم روئے ہیں

Marfat.com

گل چیں کی ستم شعاری

ہرگز نہ چلن اپنا بدلنا سیکھا
ہر گام نئے قہر میں ڈھلنا سیکھا
گلچیں نے کب آدابِ گلستاں سیکھے
سیکھا بھی تو پھولوں کو مسلنا سیکھا

ہمارا بادہ گلگوں

توبہ کی تو جان پر بنی ہوتی ہے
جو بوند ہے ہیرے کی کنی ہوتی ہے
پیتے ہیں جو ہم بادۂ گلگوں زاہد!
پرویزنِ رحمت کی چھنی ہوتی ہے

جام کی کرامات

میخانے میں تقدیر بدل جاتی ہے
ساعت غم و آلام کی ٹل جاتی ہے
تاروں کی چمک، گل کی مہک، چاند کی ضو
مے بن کے مرے جام میں ڈھل جاتی ہے

شرابِ کہن

جو یاد رہے ایسی نشانی دیدے
اک گھونٹ شرابِ ارغوانی دیدے
در سے ترے ٹلنے کا نہیں میں ساقی!
ہوں رندِ کہن، مجھ کو پُرانی دیدے

Marfat.com

ارے واعظ! تم بھی پی لو

چاکِ دلِ صد پارہ کو سی لو، سی لو
کچھ دیر تو آرام سے جی لو جی لو
اک جام پہ سو بار تأمل واعظ!
میخانے کی سوغات ہے پی لو، پی لو

شعلوں کو ہوا دے دو

پی کر کوئی رند کب نہ بہکا ساقی
وہ پھول کہاں ہے جو نہ مہکا ساقی
ساغر میں ذرا آنکھ کی مستی بھی مِلا
یہ آگ ہے اس آگ کو دہکا ساقی

Marfat.com

اُس شوخ کی آمد

وہ شوخ ' مزاج آب و گل کا اعجاز
پازیب میں ہے نغمۂ کُن کی آواز
دستِ زُہّاد میں نہ ٹھہری تسبیح
جب آیا وہ با سلسلۂ زُلفِ دراز

واعظ کو خبر کیا؟

ساقی ہمیں سوگند ہے میخانے کی
دُھن رہتی ہے ہر آن یہاں آنے کی
لٹ جاتے ہیں گردش پہ بصیرت والے
واعظ کو خبر کیا؟ ترے پیمانے کی

Marfat.com

جامِ چشمِ ساقی

سجدہ درِ ساقی پہ کیا کرتے ہیں
رحمت کے بھروسے پہ جیا کرتے ہیں
دیتا ہے وہ انکھڑیوں سے چھلکا کے شراب
آنکھوں آنکھوں میں ہم پیا کرتے ہیں

طلسمِ ہستی

اسبابِ طرب' دید کے لائق کم ہیں
فائق نہ سمجھیے انہیں' فائق کم ہیں
اک طُرفہ تماشا ہے طِلسِم ہستی
دھوکوں کے ہیں انبار' حقائق کم ہیں

Marfat.com

شیرازۂ رنج وغم

دنیا کو سراسر غلط اندازہ ہے
خاموش ہیں لب ' زخمِ جگر تازہ ہے
میرے لیے جمعیّتِ خاطر کیسی
ہستی رنج و الم کا شیرازہ ہے

تیری برق نگاہی

فردوس سے جا ملی ہیں راہیں تیری
سرمایۂ زندگی ہیں بانہیں تیری
چلتی ہوئی تلوار ہے تیری شوخی
گرتی ہوئی بجلی ہیں نگاہیں تیری

Marfat.com

تم آئے جانِ من!

میخانے میں ساقی کا چلن، کیا کہنا!
ماتھے پہ وہ زُلفوں کا شکن، کیا کہنا!
محفل میں سمٹ آئی تھی دنیا کی بہار
ایسے میں تم آئے جانِ من! کیا کہنا

عطائے ساقی کی شہرت

رندی کو سزاوار بنا جاتا ہے
ساغر کا طلب گار بنا جاتا ہے
پھیلی ہے شہرتِ عطائے ساقی
جو ہے وہی میخوار بنا جاتا ہے

Marfat.com

آبِ حیات

میخانے کا ہر ذرّہ ہے تحفہ' سوغات
رندی و سیہ مستی ہے اصلِ حَسنات
ہر شیشہ ہے نُورِ نظرِ کاہکشاں
ہر بوند ہے لختِ جگرِ آب حیات

ساقی کا اندازِ عطا

ساغر سے مری آنکھ مِلی جاتی ہے
ہر آن کلی دل کی کِھلی جاتی ہے
لہرا کے پلا رہا ہے ساقی مجھ کو
تقدیس کی بنیاد ہِلی جاتی ہے

Marfat.com

چشمِ ساقی کی فسوں کاری

ہر رند کے سر سے موت ٹل جاتی ہے
ہر پھانس کلیجے کی نکل جاتی ہے
جادو ہے تری آنکھ کی گردشِ ساقی
اک دَور میں دُنیا ہی بدل جاتی ہے

جامِ توبہ شکن

ساقی کی ادا میں بانکپن ہوتا ہے
میخانہ ہی رِندوں کا وطن ہوتا ہے
زاہد! یہاں ٹوٹے ہوئے دل جُڑتے ہیں
ہر جام یہاں توبہ شِکن ہوتا ہے

Marfat.com

بیگانۂ احباب

میں نذرِ تب و تاب ہُوا جاتا ہوں
پابستۂ اسباب ہُوا جاتا ہوں
فرصت نہیں کاروبار ہستی سے مجھے
بیگانۂ احباب ہُوا جاتا ہوں

آئینۂ حق نما

پاکیزہ نگاہ و دلِ بے کینہ بن
پھر عالمِ اَسرار کا گنجینہ بن
عرفانِ محبت کی جِلا چاہے اگر
حق جس میں ہو جلوہ گر، وہ آئینہ بن

Marfat.com

اک رسمِ فنا لافانی ہے

جو شے بھی ہے اس دہر میں بس آنی ہے
جو چیز یہاں آئی ہے' وہ جانی ہے
ہر پیکر ہستی ہے یہاں نقش بر آب
اک رسم فنا دہر میں لافانی ہے

رشتۂ اُمّید

ایّام طَرَب اک شررِ جَستہ ہیں
جو اہلِ زمانہ ہیں' جِگر خستہ ہیں
وہ دل کہ جو ہو گئے ہیں ٹکڑے ٹکڑے
بس رشتہ اُمّید سے وابستہ ہیں

Marfat.com

نفیِ فرقِ من وتُو

مَے گلشنِ ایجاد میں ہے وجہ نمُوُ
ہے شہ رگِ ہستی میں رواں خُم کا لہو
ہر لغزشِ مستانہ ہے منزل کا نشاں
مٹتا ہے جامِ مَے سے فرقِ من و تُو

فیضانِ ساقی

ہے عشق کی مَستی ہی میں دانش مستُور
دُردِ تہ یک جام ہیں اِدراک و شعُور
چھینٹے ہیں شراب کے نُجوم و مہ و مِہر
فیضان ہے ساقی کا یہ سب نُور و ظہُور

Marfat.com

خونِ رگِ تاک

خاکِ درِ میخانہ کا ہر ذرّہ ہے پاک
اِس خطے پہ قرباں ہے فضائے افلاک
تخلیق کی نس نس میں ہے صبا کی نمی
ہر ریشۂ زیست میں ہے خونِ رگِ تاک

کُوئے جاناں کی ہوا

زُہّاد کو جنّت کی فضا راس آئی
رندوں کو مئے ہوش رُبا راس آئی
جنّت سے غرض، نہ میکدے سے مطلب
ہم کو ترے کوچے کی ہوا راس آئی

پھول کی ادائے مست

تسکیں کا سبب بادِ صبا ہوتی ہے
ہر موج کی پُر کیف فضا ہوتی ہے
ہر غنچے سے آتی ہے جوانی کی مہک
ہر پھول میں مستی کی ادا ہوتی ہے

جوانی کی انگڑائیاں

نیرنگِ تگ و تاز ، جوانی لائی
آہنگِ فسوں ساز ، جوانی لائی
اک سوئے ہوئے دل کو جگانے کے لیے
صد عشوہ و انداز ، جوانی لائی

تمنائے حسیناں

پابند جفا ' وفا سے عاری دیکھے
فرمان عجب حُسن کے جاری دیکھے
سرمایۂ انداز و ادا لاکھ سہی
دنیا کے حَسیں دل کے بھکاری دیکھے

حال نہ پوچھو چہرہ دیکھو

ماحول پہ چھائی ہوئی آفت دیکھو
پامالیٔ گلزارِ مُحبّت دیکھو
پوچھو نہ مرے دل کی حقیقت مجھ سے
مُرجھائے ہوئے پھُول کی صورت دیکھو

بے خطر کود پڑا......

وارفتہ جو اُس شوخ پہ دنیا دیکھی
ہم نے بھی نظر حُسن پہ ٹھہرا دیکھی
انجام مُحبت کا نہ سوچا صد حیف
بس کُود پڑے آگ میں دیکھا دیکھی

سرکارِ محبت کا فیصلہ

ہر مسئلۂ حیات حل ہوتا ہے
ہر آن مَشیّت پہ عمل ہوتا ہے
سب سے بڑی سرکار محبّت ہے نصؔیر
اُس کا ہر فیصلہ اٹل ہوتا ہے

Marfat.com

انوکھی ترغیب

دنیا میں جو انمول ہے وہ گوہر لے
دل کی آسودگی کا ساماں کر لے
رِندوں میں جو آیا ہے تو اے واعظ شہر!
اللہ کی نعمتوں سے جھولی بھر لے

گداؤں کی دُعا لیتا جا

بُوئے اَنفاسِ اَولیاء لیتا جا
سرمستیٔ خاصانِ خدا لیتا جا
دم بھر کے لیے ٹھہر تو میخانے میں
اے شاہ! گداؤں کی دعا لیتا جا

Marfat.com

دورِ پامالی

بے برگ و خزاں دیدہ ہے جو ڈالی ہے
چھائی ہوئی بیرنگی و بدحالی ہے
ہے وضعِ چمن روِش روِش سے ظاہر
ہر غنچہ و گُل پہ دَورِ پامالی ہے

ہیرا پھیری

کب اہلِ جہاں سنتے ہیں میری تیری
بے کس نظر آئے تو دکھائیں شیری
اس دور کی چال کو ذرا غور سے دیکھ
چلتی ہے ہر اک بات میں ہیرا پھیری

کیفیّتِ چشم اُس کی

کیفیّتِ چشم اُس کی گلابی ہو جائے
رفتار کا طَور، اِنقلابی ہو جائے
اُن بہکی ہوئی نشے میں چُور آنکھوں کو
اک بار جو دیکھ لے، شرابی ہو جائے

چشمِ بددُور

زاہد ہے تجھے آرزوئے حور و قُصور
اِخلاص عمل سے تری فطرت ہے نُفور
میرے لیے کافی ہے فقط جام شراب
یہ نُور بہت ہے مجھ کو، چشمِ بددُور

Marfat.com

وہ کہیں نہ رُوٹھ جائیں

آتے ہیں جو اک سامنے، تنتے تنتے
بن جائیں گے دل کا چین، بنتے بنتے
باز آیئے آپ اپنی بے تابی سے
وہ رُوٹھ نہ جائیں کہیں مَنتے مَنتے

قافلہ سالارِ محبت بن جا

سرتا بہ قدم پیکرِ اُلفت بن جا
مضمون مقامات مروت بن جا
ہوں نقشِ قدم جس کے چراغِ منزل
وہ قافلہ سالارِ محبّت بن جا

رفعتِ میخانہ

ساقی کا جو رندوں پہ کرم ہوتا ہے
ہر ذرّہ خرابات کا، جم ہوتا ہے
میخانے کی رِفعت پہ نظر کر زاہد!
اس در پہ سر آسماں کا خم ہوتا ہے

رِندی و سلطانی

ہے چشم و چراغِ حرم و دیر، شراب
ہر قطرہ ہے خونِ رگ مہر و مہتاب
ہر رِند ہے سُلطانیِ عالَم کا امین
ہر مغ بچہ، جم و جاہ و مُعلّیٰ القاب

Marfat.com

صاف ضمیری کا نشاں

چُھپتا نہیں نظروں سے کوئی زشت نہ خُوب
پیشانی پہ مکتوب ہیں اسرارِ قُلوب
ہے صاف ضمیری کا نشاں حق گوئی
آئینہ چھپاتا نہیں چہرے کے عُیوب

حاصلِ عمر

احساسِ بُلند و پست ہستی ' دیدے
کچھ اور نہ دے ' خدا پرستی دیدے
وہ نشہ عطا کر کہ رہے تا دمِ زِیست
جو حاصلِ عُمر ہو ' وہ مستی دیدے

Marfat.com

ارمان وتمنا کی سعئِ رائگاں

مانُوسِ مذاق دل شیدا نہ ہوئے
آثارِ مَسَرّت کبھی پیدا نہ ہوئے
ارمان و تمنّا نے بہت کاوِش کی
حالاتِ سُکوں پھر بھی ہُویدا نہ ہوئے

طرفہ تماشا ہم ہیں

رنگینی و عِشرت کا سراپا ہم ہیں
افسردگی و یاس کی دنیا ہم ہیں
اللہ نے کیا چیز بنایا ہم کو
انسان نہیں، طُرفہ تماشا ہم ہیں

Marfat.com

فسوں کاری جام ومینا

جب بزم میں ساغر سے چھلک جاتی ہے
قطرے کی چمک تا بہ فلک جاتی ہے
جب دَور میں آجاتے ہیں جام و مینا
یہ گردشِ ایام بہک جاتی ہے

آزارِ عشق

خود کو غم و حرماں میں نہ ڈھالے کوئی
اندوہ کے قُلزُم نہ کھنگالے کوئی
سو بار جہنم میں بلا سے گُودے
پر عِشق کا آزار نہ پالے کوئی

Marfat.com

دنیا کے عجیب کرشمے

غُنچوں کو حریفِ گُل و سوسن دیکھا
دہقان کو غارت گرِ خرمن دیکھا
یارب تری دنیا کے کرشمے ہیں عجیب
انسان کو انسان کا دشمن دیکھا

مرگِ مریضِ غم

دم بھر کو جو دِیدار نہ حاصِل ہوگا
آزُردہ و افسُردہ مِرا دل ہوگا
بالیں پہ اگر تو دمِ آخر نہ ہوا
مرنا بھی مریضِ غم کو مشکلِ ہوگا

Marfat.com

توقیرِ بارگہِ ساقی

میخانے پہ مولیٰ کا کرم رہتا ہے
ساقی ہے پاس' دُور غم رہتا ہے
کیا کہنا ہے! اُس بارگہِ عزّت کا
جس پر سرِ آفلاک بھی خَم رہتا ہے

ساغر میں قیامت

چاہا تھا سُکون' مے مجھے دی تو نے
مِینا سے ذرا سی آگ لے دی تو نے
میخانے میں جب قرار مانگا ساقی!
ساغر میں قیامت مجھے دے دی تو نے

Marfat.com

وہ چلے جھٹک کے دامن

سینے میں تمنائے مُل و خُم نہ رہی
دل کو ہوسِ لحن و ترنُّم نہ رہی
اوجھل جو ہوا چاند سا مکھڑا اُن کا
ہونٹوں پہ مرے موجِ تبسُّم نہ رہی

خسارۂ توقف

دل میرا گھُٹا ، آس مری ٹوٹ گئی
غم نے لوٹا ، شگفتگی چھوٹ گئی
ساقی نے کہا ذرا توقُّف اے رند!
اتنے میں جو دیکھا تو کِرن پھوٹ گئی

Marfat.com

جینے کا مزا آ جائے

تو کاش بہ صد ناز و ادا آ جائے
مجھ تک ترے دامن کی ہوا آ جائے
تسکین و تسلّی ہو میّسر دل کو
جینے کا محبّت میں مزا آ جائے

عذابِ ہجر

ہر شام شَفَق لہو میں نہلاتی ہے
ہر رات مجھے چاندنی تڑپاتی ہے
تاروں کی دمک ہجر میں ہے ایک عذاب
برچھی سی مرے دل میں اُتر جاتی ہے

Marfat.com

گردشِ جام

کب گردشِ دَوراں میں خلَل پڑتا ہے
ہاں چشمۂ سرخوشی اُبل پڑتا ہے
جب رُکتا ہے اپنا کاروبارِ ہستی
ساقی اُٹھتا ہے، جام چل پڑتا ہے

الھڑ محبوب سے واسطہ

ہر وقت غم و الم کے جھگڑے توبہ
زاہد ہے اُجڈ تو شیخ اکھڑ توبہ
کس طَور جلاؤں عشقِ خُوباں کے چراغ
میں سادہ مزاج اور وہ اَلھڑ توبہ

Marfat.com

میری طبیعت

پہچان سکا کب کوئی فطرت میری
احباب نے سمجھی نہ حقیقت میری
ہر موج ہے تاب و تبِ پیہم کا پیام
بڑھتا ہوا طوفاں ہے طبیعت میری

فرخندگی و آزردگی

کُہرے میں دبی صُبحِ پر افشاں ہم ہیں
مہتابِ شبِ فصلِ زمستاں ہم ہیں
آسودہ و فرخندہ و خنداں ہو تم
آزردہ و حیران و پریشاں ہم ہیں

Marfat.com

نگاہوں کی ضربِ کاری

ظالم ہو بڑے، ظُلم کیا ہے تم نے
ہم کو ہنس ہنس کے جُل دیا ہے تم نے
بے ساختہ آنکھوں سے لڑا کر آنکھیں
اک وار میں دل چھین لیا ہے تم نے

نگاہوں سے قسمت بدل دینے والے

اُفتادِ غم و درد کی ٹل جائے گی
جو دل میں چُبھن ہے، وہ نِکل جائے گی
دیکھو گے جو تم چشمِ کرم سے مجھ کو
سچ مُچ مری تقدیر بدل جائے گی

Marfat.com

ساقی سے التجائے مکر

اُڑنے ہی کو ہے شبِ مُعطّر ساقی
آنے ہی کو ہے صبحؔ کا لشکر ساقی
ہاں دیر نہ کر کرم میں' ہاں دیر نہ کر
ساغر ساغر اک اور ساغر ساقی

اجازت ہو اگر

کیوں دِیدۂ عالم سے چُھپا کر پی لوں
کیوں سب کی نگاہوں سے بچا کر پی لوں
ساقی ترے قربان' اجازت ہو اگر
میخانے کو میں سر پہ اُٹھا کر پی لوں

Marfat.com

خوش نصیب میخوار

ہر اک کو یہ اِنعام کہاں ملتا ہے
یہ چین، یہ آرام کہاں ملتا ہے
پیتے ہیں ترے ساتھ مُقدّر والے
ہاتھوں سے ترے جام کہاں ملتا ہے

یادِ شباب

تھی موج کے مانند روانی میری
اِن لالہ رُخوں نے بات مانی میری
جس پر قربان تھیں ہزاروں پریاں
اللہ! کہاں ہے وہ جوانی میری

Marfat.com

احبابِ فراموش گار

تُو بھی ہے اُنہیں میں سے نہ یہ مانیں گے
شائستۂ محفل نہ تجھے جانیں گے
یہ رنج و مَصائب میں تجھے یاد رہے
احباب نہ بھولے سے بھی پہچانیں گے

بتائیں کس کو؟

اب حُسن کی بیداد بتائیں کس کو
ہے داد نہ فریاد ' بتائیں کس کو
آباد کیا غیر کا گھر اُس بُت نے
ہم ہو گئے برباد بتائیں کس کو

Marfat.com

جو بیت گئی سو بیت گئی

دن رات جو تھا حال ہمارا نہ سُنو
کیوں کر ہُوا اُلفت میں گزارا نہ سُنو
سُنتے ہی اُلٹ جائے گی دل کی دنیا
جو بیت گئی ہم پہ خدارا نہ سُنو

سادگیِ عُشّاق

مایوسیٔ تقدیر لیے پھرتے ہیں
جذبات کی زنجیر لیے پھرتے ہیں
فریاد! کہ برباد کیا ہے جس نے
اُس شوخ کی تصویر لیے پھرتے ہیں

Marfat.com

گردشِ جام کے کرشمے

محتاط بھی خاکِ خُم میں دھنستے دیکھے
مغمُوم بھی میخانے میں ہنستے دیکھے
رندوں ہی پہ موقوف نہیں گردش جام
زُہّاد بھی اِس دام میں پھنستے دیکھے

مے کا مزا

مسلک ہی وہاں فقر و غِنا ہوتا ہے
میخانے میں شاہ' ہر گدا ہوتا ہے
رہتی نہیں میخوار کو دنیا کی ہوس
مَے ہوتی ہے یا مَے کا مزا ہوتا ہے

Marfat.com

نظرِ ساقی کی سحر کاری

رِندوں پہ اگر بابِ کرم کُھل جائے
اک گُھونٹ ہی میں راہِ حرم کُھل جائے
تُل جائے پلانے پہ جو ساقی کی نظر
ہر صُوفی و زاہد کا بھرم کُھل جائے

درِ ساقی پہ تقدیر بدلتی ہے

سینے سے خلِش غم کی نکلتی دیکھی
بدلی غم و آلام کی ٹلتی دیکھی
انسان کی نیّت ہی نہ بدلی ساقی
تقدیر ترے در پہ بدلتی دیکھی

Marfat.com

جب وقت پڑا

انجامِ طَرب غم ہے' نہ یہ جان سکے
سمجھے بھی مگر پھر بھی نہ ہم مان سکے
غیروں کے تغافُل کی شِکایت بے سُود
جب وقت پڑا دوست نہ پہچان سکے

فریب امید

طُوفان ہی وہ نہیں جو ٹل جاتا ہے
ماتم کا وہ دن نہیں جو ڈھل جاتا ہے
تسکین کی شکل ہے فریبِ اُمید
یوں بھی دلِ ناکام بہل جاتا ہے

Marfat.com

اِک زُلفِ پریشاں مار گئی

دل لوٹ لیا ، حُسنِ ادا نے مارا
شوخی نے کبھی ، کبھی حیا نے مارا
تھم تھم کے ہوئی بارشِ تیرِ مژگاں
بکھری ہوئی زُلفوں کی گھٹا نے مارا

وفا مشکل ہے

غم سہنا بشر کو بخدا مشکل ہے
دشمن کے لیے حرفِ دُعا مشکل ہے
آسان ہے کہنے کو محبّت ، لیکن
پابندیِ آدابِ وفا مشکل ہے

اُس کو پایا تو میں خود گم ہو گیا

بیگانۂ روزگار ہو جاؤں گا
سر رکھ کے درِ ناز پہ سو جاؤں گا
دیدار کی صورت تو نکل آنے دو
میں آپ کو پا لوں گا تو کھو جاؤں گا

درِ ساقی پہ عقدہ کشائی

میخانے کی توہین نہ کر یوں دن رات
ملتی ہے یہیں پہ آ کے انساں کو نجات
کچھ ہوش ٹھکانے ہیں ترے اے واعظ!
کھلتا ہے یہیں پہ عقدۂ ذات و صفات

Marfat.com

ہر شے میں اُسی کا جلوہ ہے

اربابِ نظر کے لیے ہر سنگ ہے طُور
ہر شے میں اُسی کا نور، ہے اُس کا ظُہور
میخانہ و مسجد ہیں اُسی کے مظہر
بخشے اللہ تجھ کو تھوڑا سا شُعور

قرارِ دل وجاں ساقی

اک جام سے سب کا ہشِ غم جاتی ہے
بارش غم و اندوہ کی تھم جاتی ہے
ساقی! تری ہستی ہے دل و جاں کا قرار
محفل ترے آجانے سے جم جاتی ہے

Marfat.com

بیتے دنوں کی یادیں

توبہ کے جو طَور تھے پرانے نہ رہے
وہ گوشہ نشینی کے زمانے نہ رہے
میخانے میں جب جُھوم کے ساقی آیا
زاہد کے بھی اوسان ٹھکانے نہ رہے

مے کی شفا بخشی

زاہد کی تو نِیّت ہی بدل جاتی ہے
توبہ رُکتی نہیں، مچل جاتی ہے
مے سے کچھ اور فائدہ ہو کہ نہ ہو
سینوں سے کدورت تو نکل جاتی ہے

Marfat.com

کشفِ رُموزِ ہستی

عُشاّق کے مسلک میں ہے اَلعِلمُ حجاب
عشق ایک حقیقت ہے مگر عقل ہے خواب
میخانے میں کُھلتے ہیں رموز ہستی
اربابِ مدارس ہیں فقط اہلِ کتاب

مجھے پینے سے نہ روک

مِنبر سے جو تفرقے کا اِظہار نہ ہو
میخانہ و مسجد کی یہ پیکار نہ ہو
خود پی کہ نہ پی' مجھ کو تو پینے سے نہ روک
اللہ سے کر خوف گنہگار نہ ہو

Marfat.com

روٹھا دلبر

اُس بارگہِ ناز میں جاؤں کیوں کر
آتا ہی نہیں راہ پہ لاؤں کیوں کر
دل پیش کروں کہ جاں کا نذرانہ دوں
رُوٹھے ہوئے دلبر کو مناؤں کیوں کر

جب اُٹھ گئے بازار سے گاہک تو ہم آئے

ظُلمات میں انوار کہاں سے لاؤں
اب مصر کے بازار کہاں سے لاؤں
حیراں ہو کہ اے یُوسفِ کنعانِ سخن!
میں تیرا خریدار کہاں سے لاؤں

ایک مکالمہ

پوچھا ' کوئی تعزیر خطا باقی ہے
غارت گری حسن و ادا باقی ہے
بولے! تجھے برباد کیا ' دل توڑا
بس ختم ہوا ظلم ' جفا باقی ہے

نگاہِ سرمست کی تباہ کاریاں

حُسن اور تری برق نگاہی توبہ
ایمان کی برملا تباہی توبہ
جس پر بھی پڑی تیری نگاہِ سرمست
دل تھام کے رہ گیا ' الٰہی توبہ

Marfat.com

ساقی! نظر ملا کے پلا

مانا کہ عجیب چیز مے ہوتی ہے
پُر کَیف صدائے صدف و نَے ہوتی ہے
میخانے کی رونقیں مُسلّم، لیکن
ساقی کی نظر اور ہی شے ہوتی ہے

حسن یار رشکِ صد گلزار

ہر عِشوہ، ہر انداز عجب ہوتا ہے
عُشّاق کی جانوں پہ غضب ہوتا ہے
ظالم! گُلشن میں تیرا ہنستا چہرہ
شرمندگیِ گل کا سبب ہوتا ہے

Marfat.com

تبرّکِ ساقی

زاہد مجھے جنت کا طلب گار نہ کر
جو بس میں نہیں اُس کا تُو اقرار نہ کر
مانا کہ نہیں ہے ترا مسلک' رندی
ساقی کے تبرک سے تو انکار نہ کر

گھونٹ گھونٹ پیتا ہوں

جب محفلِ جم جام سے جم جاتی ہے
گردش سحر و شام کی تھم جاتی ہے
جب جھوم کے گھونٹ گھونٹ پیتا ہوں میں
تا عرش دعا قدم قدم جاتی ہے

Marfat.com

تاثیرِ میخانہ

میخانے میں دنیا ہی بدل جاتی ہے
آفت غمِ ایاّم کی ٹل جاتی ہے
اے شیخ! تری لغزشِ مستانہ سے
کچھ دیر طبیعت تو سنبھل جاتی ہے

ان حسینوں سے اللہ بچائے

اُس شوخ کی رفتار، عیاذاً باللہ
یہ حشر کے آثار، عیاذاً باللہ
آفاق کے سینے میں بپا ہے ہلچل
پازیب کی جھنکار، عیاذاً باللہ

Marfat.com

زُلفِ دراز

تیرے قربان اے مرے پیکر ناز
روحِ عُشّاق و جانِ اربابِ نیاز
کوتاہیِ بخت سے خجِل ہو زاہد
تو آئے جو بکھرائے ہوئے زلف دراز

جینے کا حوصلہ

اِس دہر میں کیا لطف ملا، کچھ بھی نہیں
صدیوں بھی اگر کوئی جِیا، کچھ بھی نہیں
ہر حال میں ہے حوصلہ مندی لازم
بے حوصلہ جینے کا مزا کچھ بھی نہیں

Marfat.com

سنگِ ملامت

ہے دورِ طرب، سایۂ ابرِ گزراں
ہر خندہ ہے تاب و شررِ برق، یہاں
ہر سانس کو تو سنگِ ملامت ہی سمجھ
ہستی ہے تری کارگہِ شیشہ گراں

گلشن کا فسانہ

مجموعۂ افکارِ زمانہ دل ہے
اجڑے ہوئے گلشن کا فسانہ دل ہے
دل پر ہیں قیامت کی بلائیں نازل
پیکانِ حوادث کا نشانہ دل ہے

Marfat.com

انقلابِ زمانہ

در جتنے ہیں، دیوار بنے جاتے ہیں
جو سرو ہیں، وہ دار بنے جاتے ہیں
فریاد کہ گلشن کے مہکتے ہوئے پھول
آنکھوں میں مری خار بنے جاتے ہیں

منعم کو نصیحت

یوں دیدۂ حق نگر کو خیرہ نہ کرو
حرص اور حسد اپنا وطیرہ نہ کرو
مُنعِم ہو تو مُفلِس کی ضرورت سمجھو
سیم و زر و مال کو ذخیرہ نہ کرو

نگاہِ فکروفن کا اعجاز

ذرّے کو حریفِ مہرِ انور کر دوں
صحرا کو بہشتِ رُوح پرور کر دوں
اعجازِ نگاہِ فکرو فن سے اپنی
قطرے کو وہ چمکاؤں کہ گوہر کر دوں

تاثیرِ اشعار

مسحور دل و نظر نہ کر دوں تو سہی
ادراک کو خود نگر نہ کر دوں تو سہی
محفل کو سنا کے شعر ہائے پُر کیف
کونین سے بے خبر نہ کر دوں تو سہی

Marfat.com

ہم صدیوں کی کہانی ہیں

ماضی کی نوائے نکتہ دانی ہم ہیں
بیتی ہوئی صدیوں کی کہانی ہم ہیں
اے وقت رواں! گرا نہ یوں نظروں سے
گزرے ہوئے دور کی نشانی ہم ہیں

فسانہ خواں فسانہ بن گیا

ہر چند کہ دیکھا ہے زمانہ ہم نے
سمجھا نہ زمانے کا ترانہ ہم نے
آئے تھے سنانے ہم فسانہ دل کا
خود ہی کو بنا دیا فسانہ ہم نے

Marfat.com

چمن کو دیکھئے ہر زاویے سے

حُسنِ سَمَن و لالہ پہ جو مرتے ہیں
گُل چِیں کی جفاؤں سے کہاں ڈرتے ہیں
ہر پھول کے پہلو میں چھپے ہیں کانٹے
گلزار میں ظالم بھی بسر کرتے ہیں

دستِ ساقی سے پیوں

راس آئے، نگینے کا مزا تو جب ہے
دل خوش رہے، جینے کا مزا تو جب ہے
میں ڈٹ کے پیوں اور پلائے ساقی
میخانے میں پینے کا مزا تو جب ہے

Marfat.com

جانِ چمن

وہ حُسن کہاں نہ ہو تری خُو جس میں
بے کیف وہ پھول ہے، نہ ہو بُو جس میں
ساقی ترے دم سے ہے چمن میں رونق
ویرانہ ہے وہ چمن، نہ ہو تُو جس میں

اُن کی جفا میری وفا

آئینہ انداز و ادا میں گُم ہیں
سب جلوہ ہستی کی فضا میں گُم ہیں
تم کاوشِ تدبیر جفا میں بیخود
ہم کاہشِ تدبیر وفا میں گُم ہیں

Marfat.com

اُجالا بن کے آجاؤ

چاہو ادنیٰ کو تم تو اعلیٰ کر دو
جو پست ہو' اُس کا بول بالا کر دو
تاریک ہے دنیائے تمنّا میری
تم آ کے اندھیرے میں اُجالا کر دو

اُفَوِّضُ اَمرِی اِلَی اللّٰہ

اِفلاس سے جب پڑا ہے پالا میرا
احباب نے ہر عیب اُچھالا میرا
افسوس! نگاہ پھیر لی دنیا نے
اللہ ہے اب دیکھنے والا میرا

Marfat.com

تمنائے عاشقِ زار

لاریب کسی زُلف کو چُھو آئی ہے
تجھ سے مجھے فردوس کی بُو آئی ہے
آ! بادِ صبا تیری بلائیں لے لوں
ساقی کے قدم چُوم کے تُو آئی ہے

متوالی چال یاد آتی

دیکھا جو انہیں کاہکشاں یاد آئی
تاروں کی وہ رنگین کماں یاد آئی
لہراتی ہوئی گھٹا نظر سے گزری
رفتار گل افشان بتاں یاد آئی

Marfat.com

ضبطِ صدا

اے پیرِ مُغاں کے راز دارو! خاموش
کھل جائے نہ بھید' میکسارو! خاموش
ہاں بزم کے آداب رہیں پیشِ نگاہ
یا بارگہ کیف ہے یارو! خاموش

اک ہنگامۂ بیدار

آسرار سے خالی نہیں رنگِ مستی
پستی ہے بُلندی تو بُلندی پستی
سوئے ہوئے ذرّوں کو جگانے کے لیے
ہنگامۂ بیدار ہے میری ہستی

Marfat.com

مظہرِ جمالِ احد

زُلفوں کے نثار، خال و خد کے قرباں
زیبائی و رَعنائی قد کے قرباں
جلوہ ہے ترا نورِ ازل کا پرَتوَ
صنعت گریِ ذاتِ اَحدَ کے قرباں

ناصحِ ناداں

سرِرشتۂ حرفِ آرزو توڑ دیا
پیمانۂ ذوقِ جستجو توڑ دیا
مے کی بوند بھی مَیّسَر نہ ہوئی
صد حیف کہ ناصح نے سُبو توڑ دیا

Marfat.com

بادۂ تطہیر

غُنچہ دلِ مُضطر کا کھلا دے ساقی
اس حسن سراپا سے ملا دے ساقی
مل جائے مری ساقیِ کوثر سے نظر
وہ بادۂ تطہیر پلا دے ساقی

بدلی میری تقدیر ہے

بجلی سی دلِ زُہد پہ لہراتی ہے
توبہ پہ بہر گام بلا آتی ہے
لے ڈوبی مجھے تیری توجہ ساقی!
رِندی مری تقدیر بنی جاتی ہے

Marfat.com

شجرہ مہریہ معینیہ

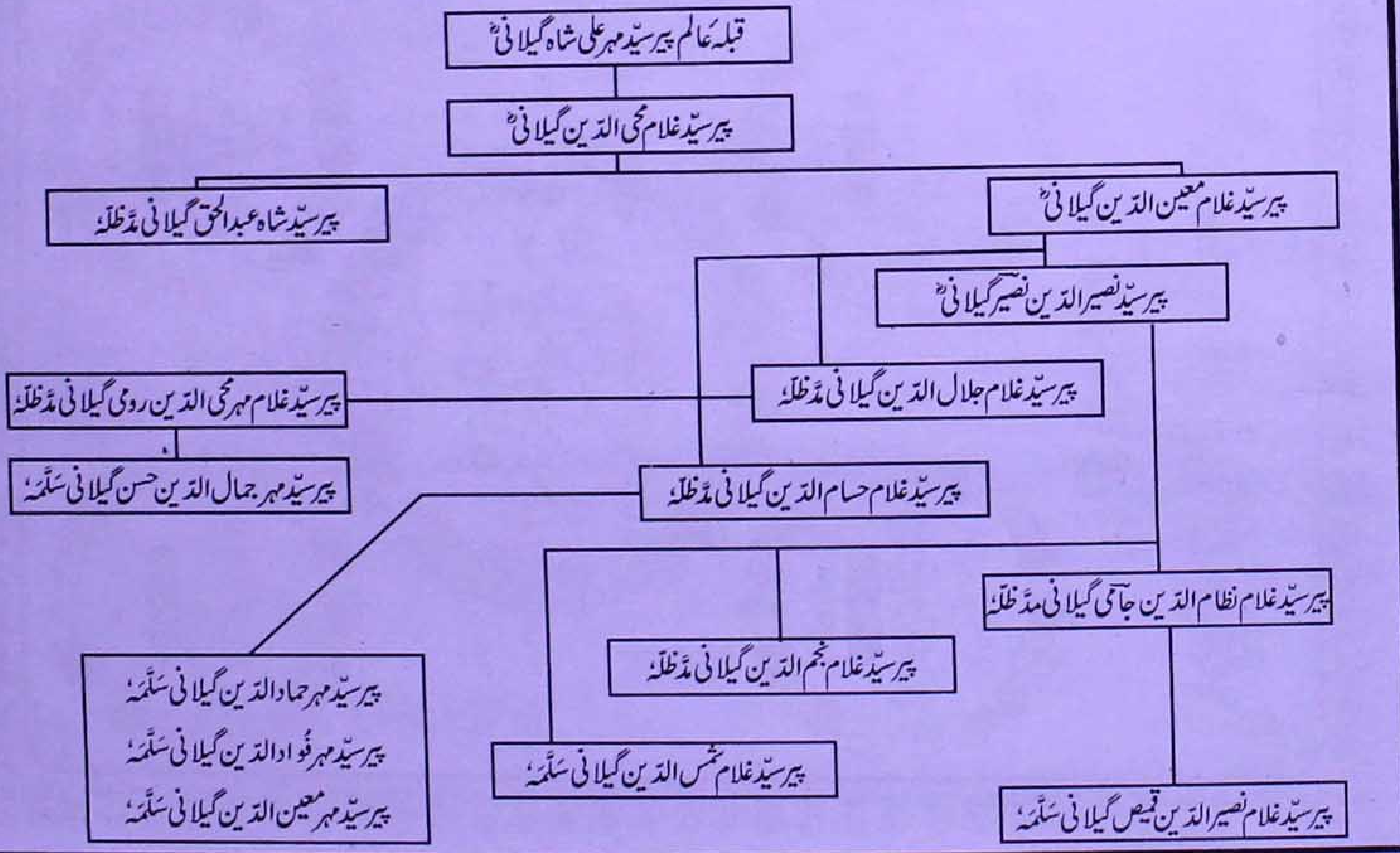

Marfat.com

گولڑہ شریف میں انعقاد پذیر اعراس کی تواریخ

بترتیب اسلامی مہینے

حضرت پیر
سیّد نصیر الدین نصیر گیلانیؒ
17-18
صفر المظفر

حضرت پیر
سیّد مہر علی شاہ گولڑویؒ
29-30
صفر المظفر

شیخ المشائخ پیرانِ پیر
حضرت
شیخ عبد القادر جیلانیؒ
9-10-11
ربیع الثانی

حضرت پیر
سیّد غلام محی الدین
المعروف بابو جیؒ
1-2
جمادی الثانی

حضرت پیر
سیّد غلام معین الدین
المعروف لالہ جیؒ
2-3
ذیقعد

Marfat.com

مقالاتِ نصیر

1:- لفظِ اللہ کی تحقیق	(متلاشیانِ راہِ حق کے لیے سامانِ تحقیق)	مطبوعہ
2:- قرآنِ مجید کے آدابِ تلاوت	(قرآنِ مجید کی رفعت وعظمت، قلوب واذہان میں جاگزیں کرنے والا رسالہ)	مطبوعہ
3:- آئینۂ شریعت میں پیری مریدی کی حیثیت	(فلسفۂ بیعت پر مبنی ایک دلچسپ مقالہ)	مطبوعہ
4:- پیرانِ پیرؒ کی شخصیت، سیرت اور تعلیمات	(ایک ایمان افروز اور شرک سوز مقالہ)	مطبوعہ
5:- الجواہر التوحیدیہ فی تعلیماتِ الغوثیہ	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تعلیمات کی روشنی میں عقیدۂ توحید پر سیر حاصل بحث	مطبوعہ
6:- موازنۂ علم وکرامت	(مقامِ علم گھٹانے والوں کے لیے تازیانۂ عبرت)	مطبوعہ
7:- کیا ابلیس عالم تھا؟	(اربابِ علم واصحابِ تحقیق کے لیے پیغامِ مباہات)	مطبوعہ
8:- اسلام میں شاعری کی حیثیت	(ایک انوکھا اور اچھوتا تحقیقی مقالہ)	مطبوعہ
9:- مسلمانوں کے عروج وزوال کے اسباب		مطبوعہ
10:- پاکستان میں زلزلے کی تباہ کاریاں	(اسباب اور تجاویز)	مطبوعہ
11:- فتویٰ نویسی کے آداب	(طالبانِ تحقیق کے افادہ کے لیے ایک تحقیقی مقالہ)	مطبوعہ
12:- پنجابی کلام	(در رنگِ ابیات - حضرت سلطان باھوؒ)	مطبوعہ

تصانیفِ نصیرؔ

1:- نام و نسب (سیادتِ غوثِ پاک ؓ کے تحقیقی ثبوت، نکاحِ سیّدہ کی شرعی حیثیت اور شیعہ و خوارج کے عقائد کا تفصیلی جائزہ) مطبوعہ

2:- راہ و رسمِ منزل ہا (تصوّف اور عصری مسائل پر سیر حاصل بحث) مطبوعہ

3:- امام ابو حنیفہؒ اور اُن کا طرزِ استدلال (امام الائمۃ، سراج الامۃ، کے علمی و فقہی مقام و مرتبہ کا بیان) زیرِ طبع

4:- اِعانت و استعانت کی شرعی حیثیت (اثباتِ توحید و ردِّ شرک کے لیے دلائلِ قاطعہ) مطبوعہ

5:- لطمۃ الغیب علیٰ ازالۃ الرّیب (حضرت پیرانِ پیرؒ کے گستاخوں کے منہ پر غیبی طمانچہ) مطبوعہ

6:- رنگِ نظام (قرآن و حدیث کی روشنی میں اُردو مجموعہ رُباعیات) مطبوعہ

7:- دیں ہمہ اُوست (عربی، فارسی، اُردو اور پنجابی نعتیں) مطبوعہ

8:- فیضِ نسبت (عربی، فارسی، اُردو اور پنجابی میں مناقب) مطبوعہ

9:- آغوشِ حیرت (فارسی رُباعیات) مطبوعہ

10:- پیمانِ شب (اُردو غزلیات کا پہلا مجموعہ) مطبوعہ

11:- دستِ نظر (اُردو غزلیات کا دوسرا مجموعہ) مطبوعہ

12:- عرشِ ناز (فارسی، اُردو، پوربی، پنجابی اور سرائیکی میں متفرق کلام) مطبوعہ

13:- الرُّباعیاتُ المدحیہ فی حضرۃِ القادریہ (فارسی رُباعیات در شانِ حضرت پیرانِ پیرؒ) مطبوعہ

14:- طَرِیْقُ الْفَلاح فِی مَسْئَلَۃِ الْکُفُوِ لِلنِّکاح (نکاحِ سیّدہ با غیر سیّد کی شرعی حیثیت) مطبوعہ

15:- **متاعِ زیست** آخری متفرق کلام (حمدیہ، نعتیہ، مناقب، غزلیات، رباعیات) مطبوعہ

Marfat.com